

از آنکسار بر قدم پاک تو نه  
گر جلوه گر تجلی تو پیش او شود  
تو بادشاه حسن که خود نور این دست  
عشاق تو ز دلخ بدارند روز و شب  
نمی جلال لیک بسوز فراق تو  
دارد بدل تمام تمنای خاک پا  
از خویش ترقی نور نگاه خویش  
شید اشود بنور رخت از هزار جان  
حیران بماند از شرف آستان تو  
از بهر دفع چشم بدار روی خوب تو  
می آید درود بخیاں رخت مدام  
از اضطراب او شده اثبات بے نفی  
تا برش پاک جلوه تو جلوه گستر است  
سین و قابله و علی و دیگر سه تن  
تسبیح پر اضطراب نگر و جناب من

از فرق خود کشیده کلاه ز آفتاب  
الحق شود عشق گریبان و آفتاب  
بر فرق تو نشاندند افسر آفتاب  
از سوز آه و آهیم باد بر آفتاب  
هر روز سوز عشق کند آفتاب  
ای گو که نیست بر فلک اخضر آفتاب  
کحل البصر کند ز غبار و آفتاب  
ای نور لبی بصیرت نیلو فر آفتاب  
وارد و گیمه رفعت بالای آفتاب  
آسازد پند شود مجر آفتاب  
صبح آسمان ز بشو روش آفتاب  
میست است در تعشق تو مضطر آفتاب  
ای بر زمین هست ضیا گستر آفتاب  
این حجم و ماه نور تو شد اشهر آفتاب  
باشد قریب تر چو دم حشر آفتاب

نواخت خدای برین مخزن ایمان او	منظر انوار حق جلوه گر شان او
ماه جهان جلوه شمع شبستان او	مه فلک شد نخل از رخ تابان او
ظلمت شب را درید روی درخشان او	مهر ز مهرش و مید نور دالم رسید
گنبد چرخ محلی پایه ایوان او	رفعت عالیش را حاجت انهارت بیت
سطع شمس و قمر سطع دیوان او	از سبب نظم و نثر شد ستودن عظم خلق
حضرت روح الامین طفل دبستان او	کاشف راز نهان معنی ستر خفی
روحه دار اسلام بهر غلامان او	خوف قیام و مقر نیست مزارین سبب
بر سر شاهنشهان سایه دامان او	تخت سکندر بیافت از دوش در جهان
خسروی دو جهان لائق و شایان او	نوت و عظمت نه شوکت و مهت نه
قیصر و خاقان بدام چاکر فرمان او	دارا و جمشید را فرزند و ربانیش
رتبه شاهنشاهی بر سر شاهان او	تغریب پیغمبران حکم بجن و پاک
عرب و عجم و روم و چین زنگ خراسان او	زیر نگینش به بند و طلب بلوس روس
در یمن و ملک شام سکه فرمان او	در همه ایران تمام در همه توران مام
تخت سلیمان فقط از نیمه ایوان او	عظمت عالیش را مثل عالی چین

تاب ابد برسد هر سحر و سحر نام ر ل ر ق  
 کرد رها جمله را از غم و رنج قیام  
 عالم علم خفی حجت بر حسان حق  
 فرشت قدوش این عیش خدای بخت  
 ترجمه لغت او ذکر خدای جهان  
 پیر توه روی پاک جلوه پیغمبری  
 بگشت روان چوی خون غیرت غریب شد  
 غرق شده در غرق و عرق انفعال  
 صحن سرایش شده غیرت صحن چمن  
 پیر توه حسن او مطلع انوار حق  
 زینت پیرانش رشک لباس مودت  
 صاف گیسوی او قدر شب قدر یافت  
 نام خدا فرق او یک ره خطرات هست  
 نور خدا نور او نام خدا نام او  
 باعث امن و امان خاک در آک او

بر همه ذی روح و جان فیض رسا خوان او  
 بر همه انسان و جان منت احسان او  
 منشی حکم قضا کاتب دیوان او  
 رحمت حق ذات او صل علی شان او  
 قدرت جل علیه منزل عرفان او  
 دتر افضالی حق صفه فرمان او  
 سینه کفار با از صفت شرکان او  
 گوهر و یاقوت و لعل از لب دندان او  
 گلشن خلد برین خفته بستان او  
 باد بقای جهان چمنش دامان او  
 صبح و طن جلوه تود گریبان او  
 منظر نور خدا عارض تابان او  
 چشمه آب حیات پناه زندان او  
 ذکر خدا ذکر او شان خدا شان او  
 رونق اسلام او اربع یاران او

در چمن علم و دین بر شجر معرفت  
نرمیت آشفته جان مرغ غوثان او

قصیدہ معظم در شان خسرو جن و انشان سید الاصفیا خسرو اولیا برگزیدہ  
دو سرا محبوب خدا فخر نسل آدم قطب دائرہ عالم غوث اعظم حضرت  
سید محمد الدین عبدالقادر جیلانی و گیلانی قدس اللہ سرہ العزیزین توفیق است

### تمسید بیماریہ

طسور جلوه کلماتی رنگین ہی گلستانین  
شگفتہ سہرور پیمین گل تمامی صحن بستانین  
عجب فضل بیماری رونمای موسم گل ہے  
عروس نو بیماری ہی ہونا از ان اپنے جو بہ پر  
ترا عند لیبون کا جہان نقشہ دکھاتا ہے  
نیا اک جوش پیدا ہی مری اس طبع جوانین  
ذخیر تیزی ہی گلوں کی رونمائی مین  
شریہ میری نالو کے تسلسل میری رونکی  
طسعی کارخانہ ہی کہ اک قدرت خدا کی ہے  
سرا چشم حیرت ہون تعجب ہے تعجب ہے

عجب جو بہ ہی عالم ہی عجب گلدای نمنان  
عنادل نغمہ زن بین شاخ ہر نخل خیابانین  
تماشا لور ہی پیدا ہی برق و ابر بارانین  
ہزاروں لالہ خود روشگفتہ مین خیابانین  
کہ بس سید دل او بیتا ہو جنوں کی ساز و سامانین  
ہوا ہر زور بازو اب ہمای فکر ترانین  
بہارین اوڑھی مین میری مضمون کو سیدان  
برای نام برق و ابر ہی گردون گردانین  
بید و نیا کیا ہی کہچہ آتا مین ہی فہم انسانین  
عجائب سچ مین سنبل مین او جلوه ہی رنگینان



ظہورِ منظرِ گل ہے جہدِ سر و کیا و ہر پیدار  
 نواز سوتیوں کی ایک پیدار دل خراشی ہے  
 عجیبہ نیز نگہ کا اپنے و کلمات ہے وہ جلوہ  
 ہر اک برگ گل نو سے نیا جو بن ٹپکتا ہے  
 خروش و جوش ہے اک عالم نیز نگ کا اسجا  
 چمن میں سر و پر پتا ہے نقشہ قد جاننا  
 بلا ہے یا گرفت ہے ستم ہے یا قیامت ہے  
 شبک خازنِ زبور کے مانند ایضا  
 نیاز و ناز سی بخیر ہو ہو کر دل شہید  
 قلق ہی دل خراشی ہو غصہ ہے سینہ کو بی ہی  
 بیک سماعت کرم و کیا بیک لمحہ ستم و کیا  
 ہزاروں سینوں کی اندر ہزاروں وانجستہ ہیں  
 مثال خشک ہیزم ہی تھا شہدِ بزمِ عشرت میں  
 تجلی کا اک عالم ہر سرِ بزمِ خوابان میں  
 مقامِ حیرت و حیرت ہی جلوہ باغِ ہستی کا

و کیا جاتی بنیانی گمان ہے ستمِ حیرانین  
 صدایِ طوطیان ہی تاک جان می پرستانین  
 ہے اک حیرت کا نقشہ و کیا چشمِ غزالانین  
 ادائی چشمِ معشوقان ہے سپاہِ گسترانین  
 سہرا جلوہ زریا ہے اندامِ سینان میں  
 سیلابانین تیر مژدہ خارِ غیلان میں  
 دل ہے انتھایان غرقِ ہین چاہِ زنجیرت  
 چھدی سہنی ہزاروں ہی پیرِ زمین خارِ گنار  
 نیز نگ چشمِ سوتی میں کئی و امانِ سرِ گانین  
 نیا پانی چڑیا ہی ابرو و نکتہ تیغِ برانین  
 ہزاروں شعبدِ سوتی میں بزمِ خوبرو نہیں  
 ہر اک دل بوستان ہے سوزِ بحرِ لار و یانین  
 جلے جاتی ہیں دل کیا سوزِ عشقِ شعلہ خوابین  
 بزمِ شمع سوزان ہیں ہزاروں سوزِ بحرین  
 کہیں پچیدہ مضمونِ زلفِ کسا سنیانین

## گزینہ

بیس اقبال پوش ہو قصوں لاطائل کی کیا حاصل ادب سے غیر سے اور اتجاست انگساری سے	بیان کردہ بیان جسکا تصور ہر دل و جان میں کچھ اب تھا لکھ تو صفیہ اوس شاہ کی شان میں سرخار جسکا ارض قرطاس رافشا نہیں
---------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## مطلع آغاز

جسکا کفر فرق کو اپنی قدوم شلو جہلان میں شہنشاہ جهان محبوب حق خرد و عالم ہے ظہور ذات حق پر وہ مرا سر سید عالی ستار و نہیں اویکا جلوہ گر ہو کر گردون پر یہاں سے جوش شوق و تمنائیں ابائی ہجرم	قصیدہ عرض کرتا ہوں شان شاہ شاہان میں کہ جسکے فوری رونق ہو پیدا یاغ اسکا نہیں اوسیکے نور کا شمع ہے جلوہ ماہ تابا نہیں تجلی ہی اوسکی ایک نور شید و زشائیں پڑھوں مطلع ادب سے اوس شافاق کی تمنائیں
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## حسن مطلع

عرب میں روم میں ہند میں چین کا شان میں حجاز و طوس میں ملک حبش میں اور پڑشائیں تمامی صفا میں ملک ختن میں اور خراسان میں اویکا جلوہ ہو وورد ملک میں بن و انسان میں	عجم میں شام میں مصر و عراق و ترک توران میں حلب میں ہند میں ملک کس میں اور کھان میں اویکا فیض ہی بغداد میں اور شیر جیلان میں اویکا نور ہے خورشید آسا ملک ایران میں
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

قصائد  
 او نہیں زندگانی آجے تائبہ و رہا و غلطائیں  
 ۹  
 ہے جلوہ اوں لبو کونسا کمال بخشائیں  
 جو عشق

## مخاطب

<p>تیرا نور گریان ہی نمایان مشتہائیں          ہی پھان ذات علیا تیری ذات حنائیں          نہیں کچھ عقل کو ادک تیری باجہ فائیں          رقم ہی وصف تیرا خلہ کر ہر طاق و ایوائیں          ہی جاری نوکر تیرا طوطی خلسیکہ لائیں          تری توصیف کا مطلع لکھ نہیں اپنے دیوانیں          ندای دل ہو لکھ تو صیف اسکی خطایاں          ارادہ ہی لکھ نہیں وصف تیرا خطیرانیں          قلم ہی جوش میر سے فتادے قلمدانیں          سر اسر بخود کیا ابے عالم طبع جولائیں</p>	<p>شعلہ فندق پای شفق میں اور مر جائیں          توصل نور کو ہی تیرے خود انوار نہ دلائیں          رسائی نعم انساں کی کمان اسرار پھانیں          تری اک پر تو کیا جلوہ ہی شمع شہنائیں          خروشن جوش ہی تیرا صدای غم لہیائیں          واد قطع کا خواہاں فکر ہوں انکی شانیں          مگر قوطاس گو پاس ہے رقم گنہا نشان میں          مگر لکھوں تو واسد دم جب کچھ آؤ تو غم نادانیں          کہ کیا لکھیے بیان تو صیف اس محبوبہ جانیں          زبان تو اب بھی مطلع ہو مضمون و افشائیں</p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

## اسطیع فی اطہار حال

<p>تیرا ہی سوز پیدا ہو میری اس آہ سوزانیں          ہسان طور شعلہ میں ہزاروں سینہ برائیں          تیرا ہی جوش ہو اس میری بحر قلب شائیں          ہمیں اچانکا نام فشان میری رگ جانیں</p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

بزرگ نصیبی نالہی اس قلب نالہ میں  
 ہمیں طاقت تو کی کچھ میری اس چاک نہیں  
 روانہ نام ہی باقی نہیں ہی جسم بجان میں  
 ہزاروں غوطی کما تا ہوں پڑا شکوہ کو کلو نہیں  
 سقید جسطح ہوں شدت و آفت کو زندہ نہیں  
 بنا سنگ خلاص ہوں نہیں باڑی گاہ طفلان میں  
 بسان سنگ یہ ہوں اوقتا وہ غمکے میدان میں  
 پڑا کینک ہوں غمیں ظلمت شام غریبان میں  
 تمنا کا رقم کرتا ہوں مطلع اب تری شان میں

ہو اور یابی عمان سو خزن اس چشم گریا نہیں  
 جتنو کا جوش مجھ ہی تانہ میں ہر دم گریا نہیں  
 نہیں گرمی رہی مطلق میری اب سو پڑنا نہیں  
 نہیں کچھ عرض کر سکتا ہوں لحوال لاپنا  
 تجھے رشون ہی جملہ حال ابی محبوب حق میرا  
 یہہ اک شمع ہے میری درود کے غم کا فضا نہ  
 کیا یہ حال میرا رخ گردانکی جفاؤں نے  
 قفس میں جسم کو اب جگہ میری لگی میری  
 غم افلاس کی شدت ہو کر مضطرب اس دم

### مطلع فی عرض حال

شہنشاہی تجو شایان ہوا غل غل و تان میں  
 مصیبت میں فدا ہوں بلا میں اور جان میں  
 توجہ کی نظر ہو جائی اب حال پریشا نہیں  
 سنبھالو مجھ کوین افلاس کے ہوں و تان میں  
 نہیں کچھ فرق ہوا مجھ میں اور سوچ افغان میں

سر اباب غرت ہو تو ہر اک دین کی ارکان میں  
 خدا کیو استا پر محمد کے خبر میرے  
 طفیل حضرت صدیق اور بہ عمر عثمان  
 بحق مرتضی و فاطمہ صغین یا حضرت  
 سراپا آتش غم سے بچا جاتا ہوں ہر ساعت

مریض و روان فلاس و نحوست ہے دل مضطرب	جس آسماں بارات دون ہوں شور و فغاں میں
زبانے بات تک یہی تو نکل سکتی نہیں مطلق	چہا ہی حلق ایسا تیرور و رخم کے پیکا نہیں
و تو رنگدستی سے بو نہ جان آئی ہے	سلاسل کی غلط پابند نہیں ہماش ہا نہیں
تہیستی نے محتاجی نے جھک کر دیا بیدل	نکاوڈ و تباہوں رنج کے دریای عماں میں
اب آکر برسر طلب یہی کرتا ہوں معروضہ	رقم کر مطاع دل حسب شان شاہ جہاں میں

### باز بر سر مطلب

تیرا ہی حکم ہے بحر و بر و املاک دوران میں	تیرا ہی سارہ سامان ہر تھاں کوساز و ماساں میں
نہیں تجھ سانحی پیدا ہو اس دور دوران میں	نخاوت کا ہی تیری فرش سے لے عرش ہماشہ
تو کیلک ہے نوازش میں عطا میں جو دو آسمان میں	تیری اس فیض بچہ و جوان فیض سے سارا
ترسے فیض خرام پاک سے شہر خرم و شان میں	ہوا عی و سحائی ابی پیدا شہ والا
نہوگی تاہو کی لنگ کسی سلطان و مہشاں میں	تیری ہمت ہی ہمت و تیری ہی طاقت و قدرت
نہیں ممکن پہوتہ قصیر و غفور و خاقان میں	تیری عظمت تری صولت کی شوکت تری نعمت
نہ یہ صولت سکندر میں نہ یہ شوکت سلیمان میں	یکسر و فرید و نہیں نہ کیا کوس و خسرو میں
نہیں ہوگی ظالمون و اسطو او بجان میں	بلاغت او فصاحت پر ہی تیر و تھکوا آگاہی
ہے نادان ابو علی سینا کسان یہ باغ و باہن میں	نہ جالینوس میں سقراط میں بقراط میں مطلق

خدا کے اپنا خود معشوق گردانا تجھے شاما  
زمین کو غشتا ہے تیری و شادابی و وقت  
کمان طاقت کہ مر دیکو کر زندہ و لکچہ تو  
اگر تو قلم گئے تو لا کون ہی بیروح زندہ ہوں  
ترسے نور ملاحات کا ننگ ہی جسم ماہی مین  
شنا تیری نہیں از حد خدا و نعلت پیغمبر  
سبق آسانز اہی وصف ایوا از زبان زد ہے  
سغن ہزار کی محفل میں بجای لفظ تسمیہ  
شہنشاہ دو عالم ہے محی الدین بیلا فی  
یہا نے خاتمے کیو اسطے اسی قبلہ عالم

تزارتہ ہے عالیجاہ ہر اک ویشکار کا مین  
تیری لطف و کر کے فیض مجھے نہیں نیامین  
لب جان بخش کا تیری اثر ہے آب حیوانین  
سیحالی کا کلمہ کیا تریب ہے تیری شانین  
خروش عشق ہے تیرا دل بجز خروشانین  
فلک گویا آسانی ہے گوش سنخدا نین  
ہر اک صبح و سدا العہد ہر طفل دبستانین  
ترا ہی تذکرہ ہوتا ہے ارباب غزل خوانین  
یہی سحر زبانتروی گروہ نکتہ سنجانین  
پڑھوں سحر و فہم مطلع میں اسید دل و جانین

### مطلع عرض خاتمہ

بھری عرض ہے تیری جناب نثرات شانین  
شہ کون مکان ہم کو بس اب صفت نہایت سے  
بیم ہی اسید تجھے اپنی انگشت شہادت کو  
سگ در گاہ تیرا مین تو مشہور زمانہ ہوں

مہون تارک میں و شاد و جرج گردانین  
کھلو دہ گیا ہوں سر سبز باغ صیانتین  
دور آمد بچو لطف و کرم سے میری مین  
میری عزت کا ادلی ہی نوی مشک کسین

مرتبہ سلاطین پر مجھ کو یا حبیب اللہ پو نہی اوسے

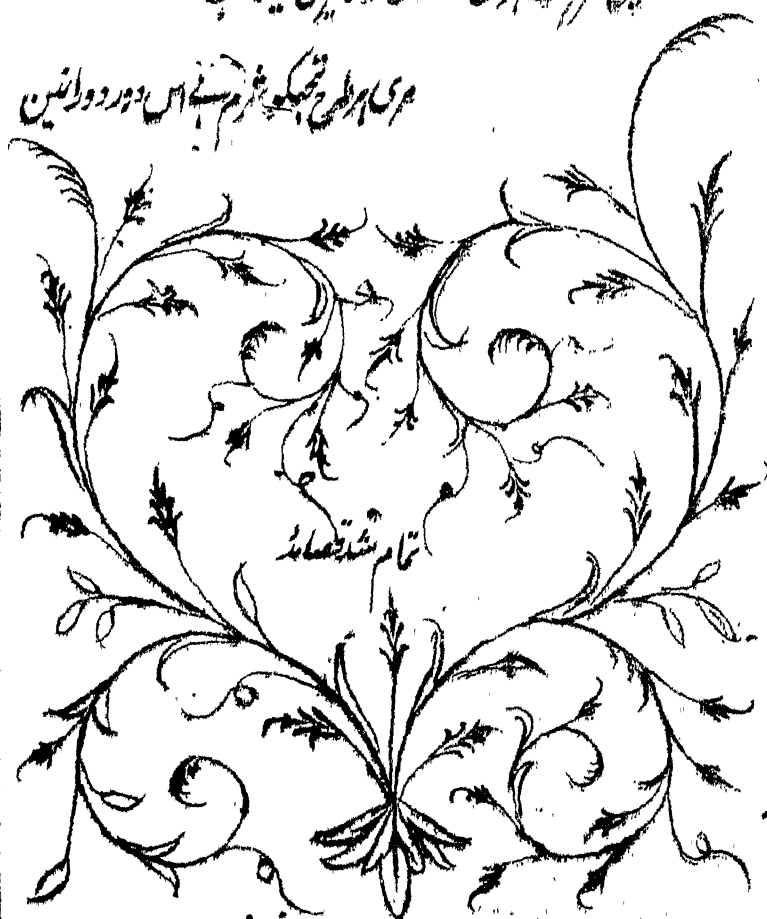
نہال دل مرا ز سیرستی کے خیابان میں

نہ ہر ایک باعث کا نہ وقفہ ایک دم کا ہو

ور اسید پر مجھ کو رسا کر دے اب اک آئین

میں نہ ہر شے ہوں گلستانِ شیکاہ تیری ایصاحب

میری ہر طرحِ تنہیکِ غم ہے اس دورِ دو انیس





بسم اللہ الرحمن الرحیم

<p>کہ اک حکم سے جس کے دو جاگ بنا          کہ ہے ذات اوں کی عدیم الزوال          بنایا ہے اوں نے یہ لیل و نهار          برون ہین ز قید حصار و شمار          جسے چاہے کر دے ذلیل و تباہ          کسی کو بناتا ہے وہ با بدار          کسی کو وہ کرتا ہے اندوہ زا</p>	<p>قسم کہ قلم اوں کی حمد و ثنا          وہ ایسا خداوند ہے ذوالجلال          وہ ہے صانع پاک پروردگار          جو کچھ اوں کی قدرت کے ہین کا و بار          جسے چاہے دیوے وہ اغراز و جاہ          کسی کو بناتا ہے وہ تاجدار          کسی کو وہ کرتا ہے سرور و شاد</p>
-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



کسی کو غذا نے غم و غصہ نام	کسی کو وہ دیتا ہے نعمت مدام
کسی کو ہے بلبوس چرم و پلاس	کسی کو وہ دیتا ہے عمدہ لباس
غم و درد دل سے کیا استخراج	کسی کو کیا اوس نے عاشق مزاج
کہ ہوں شفیقہ اوس پہ صدمہ ہا قلوب	کسی کو کیا اوس نے محبوب خوب
کوئی درد و امراض سی دل خیزن	کوئی صحت آرام سے ہمقرین
کوئی عسرت اندوہ سے درمند	کوئی افسرد جاہ سے سر بلند
کوئی جرم و فسق میں خوار و زار	کوئی طاعت حق میں سرگرم کار
کوئی سیکڑے میں اپنی بدوش و ست	کوئی جا کے مسجد میں سجدہ بیت
کوئی ساکن دیر شوریدہ کار	کوئی طوف کعبہ میں پروانہ دار
کوئی بت پرستی میں زنا و دار	کوئی درد و تسبیح میں شب گزار
کوئی جذبہ جذب کا ہے ندیم	کوئی سالک منزل مستقیم
کوئی غرق وریای فسق و فساد	کوئی نیک افعال خوش اعتقاد
رہے گا یہی تا دم ماہ و مہر	یہی طور ہی میں دور سپر

ہیں سب اوسکی قدرت کی نیکیاں

کری تا جبکہ کوئی اوسکا بیان

نعت سرور کائنات مخمور جودات حضرت خاتم الانبیا رسول خدا صلعم

امام رسل سید الانبیا	ابن خدا مالک دوسرا
محمد کاجب نور پیدا ہوا	دو عالم اوسے سے ہویدا ہوا
لکھا نور نامے میں ہے دوستو	ذرا گوش دل سے تم اسکو سنو
رقسم ایک راوی نے کی یہ خبر	مطابق باقوال خیر البشہ
کہ پیدا خدا نے کیا اک شجر	رکنا نام شجر الیقین معتبر
شجر ایک شاخیں تین اوسمیں ہزار	نہیں اونکا ہووے حساب و شمار
مرا نور پھر حق نے پیدا کیا	کیا نور سے اوسکو اپنے جدا
بنی اوس سے ایک ٹکڑا ملاوس کے	شجر پر گلہ اوسکو رہنے کو دی
پہر اوس نور کا سال ستر ہزار	رکنا اوس شجر پر قیام و قرار
عیان کی ہر اک شکل آئینہ سی	جیسے دیکھ حیرت کو حیرت مہی
دیا اوسکو بھی اوس شجر پر مقام	رہا اوسکا اوس جاسکون و قیام
کیا اوس نے منہ سوی ملاوس جب	ہوا آئینہ رو برداوس کے شب
پٹری اوسے ملاؤس کی جب نظر	تو حیران ہوا اوسکو وہ دیکھ کر
بہت خوشتر اپنا جود کیا جمال	لگا ہونے محبوب اوسدم کمال

وہ خوبی کو دیکھ اپنی شرما گیا  
 ہوئی فرض یوں پنج وقتہ نماز  
 خدا نے نظر کی پہراوس نور پر  
 بجدے جو وہ نور شرما گیا  
 ہوا ہو کے محبوب محسوس وہ  
 تو جنبش سے قطرے گرے ہوشمار  
 پیمبر غرض اون سے پیدا ہوئے  
 جو ماتھے سے اس وقت قطرے گرے  
 جو قطرے گرے جسم سے بے شمار  
 جبین سے جو اور ایک قطرہ گرا  
 دو آنکھوں سے جو چار قطرے گرے  
 گرے کانوں سے چار قطرے بہم  
 ہوئے قطرے شانوں سے دو جلوہ گر  
 جو بینی سے قطرے گرے دو دہان  
 غرض منظر حق وہی نور ہے

کیے پانچ سجدے پہراوس پہرا  
 کیا بسکہ ظاہر یہ پوشیدہ راز  
 ہوا غرق وہ عرق میں سر بسر  
 عرق اوس کو سرتابا آ گیا  
 کہ حرکت میں آیا جو طافوس وہ  
 وہ تہ جلد اک لاکھ چوبیس ہزار  
 وہ سب آشکار و ہویدا ہوئے  
 وہی تین سو تیرہ منزل ہوئے  
 تو اون سے ملا یک ہوئے آشکار  
 تو وہ چشمہ حیوان کا پیدا ہوا  
 وہ چاروں فرشتے مقرب ہوئے  
 ہوئے عرش و کرسی ولوح و قلم  
 ہوئے اون سے پیدا یہ شمس و قمر  
 ہوئی نبات و دوزخ اون سے عیان  
 نو کیونکہ خالق کا سنلو رہے

مدح جناب اصحاب کبار رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

لکھن مدح اصحاب عالی مقام	جو حضرت کے ہین یار ذی احترام
حبیب خدا کے ہین محبوب و ہ	اور آپس ہین مطلوب و مرغوب و ہ
خدا کے مقرب پیمر کے خاص	فروے القدر و ذیجاہ و ذی انقصاص
شریعت کے گلشن کے تازہ بہار	ہر بحر طریقت و در شاہوار
حقیقت کے گرد و سنگ ہین معرواہ	سراسر پر عرفان و ذی غر و جاہ
کرون نام پاک دن کے تحریر اب	سنو اب بود ہوا می حق طلب
ابا برو فاروق صالی جناب	اور عثمان و حیدر مقدس خطاب

### مناجات از حبیب الدعوات

کرا فضال مجہر خدا سے کریم	کہ ہے ذات تیری غفور الرحیم
تو ہے بادشاہ زمین و زمان	گنہگار و ن کو دے پناہ و امان
خدا یا مری تجھ سے یہ عرض ہے	مرادین و ایمان قائم رہے
کروں جب میں دنیا سی نقل مکان	بایمان مری جاوے روح و روان
علاوہ براین اور یہ سب آرزو	بزرگ و احباب سے نیک خو
باغزار رکھو تو اون کو مدام	بیان پرین گستاہوں ہر اک کا نام

## اسماء بزرگان و اوستاد و شفقتان و احیای خاکسار

<p>             مرے قلیلہ گاہی وہ والا نشان              ملازم ہیں نے آئے راج پور              اور اوستاد میرے وہ عالی تزاو              امیر الدین نام او کا شہرت پذیر              تخلص میں ہے او کا نہر خطاب              وہ ہیں ساکن شہر برہان پور              معلم ہیں اک ذوالفقار علی              حکیم اور مدرس وہ ہیں باوقار              طبابت میں حاذق ستین و فہم              جو نیار آتا ہے بسر و دوا              جو نائب مدرس ہیں اک نیک نوا              خلیق و حلیم و مروت نشان              شفیق اور ہیں ایک عبد الحمید              او نہیں ناظر کیا ہے عمدہ بیان           </p>	<p>             ہے نام نکو او کا شمس الدین خان              صاحب ہیں راجہ کے وہ ذی شعور              رکھے او نکو اسد آباد و شاد              کہ ہیں شعرو گوی میں وہ بے نظیر              وہ ہیں نیرے اوستاد عالی جناب              خطاب او کا شہور و ارا سردور              کہ مجھ پر وہ رکھتے ہیں لطف و لے              ہیں مدت سے چاکر بدر بار و ہمار              ہیں تفتیش میں ہی بطبع سلیم              خدا او اس کو دیتا ہے فوراً شفا              ہے فیض اسد جیگ او کا نام نکو              سلیم الکراچ اور روشن ہون              کہ مجھ پر وہ رکھتے ہیں لطف و ہرید              خداوند رکھے او نہیں شاو مان           </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

ظہور الدین نامی ہیں اور اک شفیق  
 رکے اونکو اللہ محفوظ و شاد  
 جو ہیں اور کے مامون حسین الدین نام  
 مہرے حال پر اون کا لطف اتم  
 امان اللہ خان میرے اک غم گسار  
 ہیں اخلاق میں وہ عظیم المثال  
 ہیں الفت شہاز ایک آل سے  
 شریف و نجیب و صاحب نسب  
 یہ ہیں شمسو اک وحید زمان  
 جو گوڑیہ ہوتے ہیں یہ جلوہ گر  
 ہو گیا ہی گمراہ پر عیب و درشت  
 ہیں اس فن میں بے شبہ اہل کمال  
 علامہ ازہرین ہیں یہ یکتا اسے  
 اور ازہرین ہیں استاد کسب ظنک  
 ظلیق و عظیم و مروت نشان

وہ نشی ہیں اور ہیں لمیق و ظلیق  
 وہ ہیں ذی کرم اور اہل و داد  
 وہ ہیں پرزاد سے ذوی الاثرام  
 وہ ہیں نیک طینت خدا کی قسم  
 معزز و سائی کے ہیں تھانہ دار  
 اور اشتاق میں ہی وہ ہیں خوش حال  
 ہیں مشہور و نامی مہر بان علی  
 بنی فاطمہ اور والاسب  
 نہ قہر قسم انکی ہوں خوبان  
 فوآتے ہیں رضویہ اس نظر  
 بس اک دوسوادی ہیں ہو و دست  
 نسین اونکی خوبی میں کچھ قیل و قال  
 قرولی میں اور نیزہ بازی میں ہیں  
 اوڑا وین نشانہ معاہدہ رنگ  
 احباب کے شفیق ہیں اور قہر دان

مین نصرت خان نامی ہی اک شمسوار  
 بیان پر پیہ مشمور اوستا دہین  
 کروں انکی خوبی کا مین کیا بیان  
 فن ہسواری مین مشمور ہین  
 علاوہ کسب تنگ اوستا د  
 ہے بندوق کے فن مین انکا یہ حال  
 قزولی مین ہی استقدار کاروان  
 اور مین عبد القادر خان اک مولوی  
 خدا نے کیا ہے اونین بحر علم  
 خوش اخلاقی حضرت کا معمول ہے  
 اور ایک دوست مین میرے عبد الحمید  
 محبت مین مشور آفاق ہین  
 برادر میرے چار مین ہوشیار  
 ونیر الدین میرے برادر کلان  
 اور اوسنے مین چوٹے امیر الدین نام

خوش اخلاق و خوش نام اہل وقار  
 کس و ناکس اسے بہت شاد ہین  
 وہ مخفی نہیں سب سے بیان عیان  
 شرافت کے جوہر سے معمول مین  
 لیاقت پناہ و شرافت نژاد  
 کہ بے شکست باندھی اوڑا دیوین بال  
 جنہیں دیکھ حیران ہوں پر جوان  
 بجا ہے اونین کیے اگر معنوی  
 ہے تقریر مین اوسکے دریای حلم  
 بہت بندے پر لطف مبذول ہے  
 وہ نشی مین با حسن و خلق سزید  
 سراسر پسندیدہ اخلاق مین  
 خدا او نکودائم رکھے برقرار  
 ہمیشہ روشن اور روشن روان  
 افضل خدا وہ مین نیک نام

ہے یہ ہی ہیں مجھے فسق سے  
 جو ہے خور واک مجھے احمد زمان  
 اور اس سے ہے خور واک محمد زمان  
 عرام ولی اون کی دیو سے خدا  
 ملا وہ جو سب میرے احباب ہیں  
 وہ با جاہ و اغاثر ہوین مدام  
 ہیں اک دوست منش کو پاں راسے  
 کہ چو پڑ نگر نام شہور ہے  
 ہے اس حد کے کاو کو وہاں انجام  
 یہ انگریزی لکھتے ہیں ممتاز ہیں  
 ہرشی و ہندی میں ہی ہیں و خلیل  
 ہیں اک ماہور اوچی مرے مہربان  
 ہر ہرچ میں و خدات کے نیک نام  
 و ہرچ میں عالم میں ہی و خلیل  
 ہیں ہمارے آپ ہی اک محسن ہاں

خردمند و خوش خلق و صاحب ہر  
 خدا او سکود الم رسکے فی امان  
 جہان میں رہتے تاجہد جہان  
 طفیل جناب شاہ انبیا  
 خوش اغرا زور نیک القاب ہیں  
 بحق محمد علیہ السلام  
 وہ قصبے کہ میں کارکن نیک راسے  
 خوش اسلوب آباد و محمود رہے  
 کہ انجام دین ڈاک خانے کا کام  
 خردمند میں اہل اعزاز ہیں  
 بہت اہل دانش مجھ کے عقیل  
 لقب تاتیا اون کا ہے خوش نشان  
 تھا اول اون میں کو توالی کا کام  
 ہیں اغرا نویسی میں ہی ہے مدین  
 خوش اخلاق احباب کے خردمان



<p>سودت نشان اور والا گھر سوزین وہ بیان کے دربارین</p>	<p>سفا کنیش کان کرم خوش سیر سرسیتے کا کام اور تلوسہ کارمین</p>
<p>سوزین وہ بیان کے دربارین</p>	<p>سوزین وہ بیان کے دربارین</p>
<p>مصارف ذیجاہ والا خطاب بمانند خورشید عالی مقام پناہ غم بیان رعیت پناہ سرسرور ان جہان نام ور سعلے مقام و سعلے نشان خوش اقبال و ممتاز فوزی اقتدار سعلے منزلت صاحب استقام خوش اقبال و خوش بہت و ارجمند مسافر خیران و ہم سر فروز خوش عادات و ذیجاہ و اہل ثنوی انتہا اوسبے نام سب نامدار سب مشہور اس ملک میں یکساں</p>	<p>فلک قدر سرکار عالی جناب تربیا منار لہر اختتام یکسیر نسیم اہل جان اہل جاہ تیمسار یاب اور والا گھر سرخیل سرآیدان جہان امیر سرافسر از عاقل و قار ملک و مرتب مرکز خاص و عام خوش اقبال و خوش رتبہ و سر بلند ملاذخریان و یکس فوارہ خوش اوقات و خوش نام و ہم کان جو نسب با کرم ذات والا بخوار سماوت شجاعت میں والا نشان</p>

اہم دان ہے ملکی امورات میں  
 خرمند و خوش فہم روشن روان  
 رعایا پہ لطف و کرم کی نظر  
 خیالی او سکا مصروف انصاف ہے  
 طبیعت تحمل کے جانب رجوع  
 سبکساری سے منطلقاً اختراز  
 ہر اسینے میں حق پرستی کا نور  
 اب عادات و اوقات سن لیجیے  
 آتھنا نابس وقت شبگیر میں یہ  
 توجہ بدل یہ عبادات پر ہونہ  
 جوانی میں یہ زہد خوش اعتبار  
 دم صبح سے تا عروج انوار  
 پس از سیر فحرا کی بعد از طلوع  
 پھر اخبار فوج اور شہر و نواح  
 اس غنیمت میں کیا بس اک حصہ دن

عطا و کرم او سکی عادات میں  
 مکرم شہباز و خوش فاندان  
 غریبوں پہ شفقت جسمہ بیشتر  
 کہ جو کام پیش آ گیا صاف ہے  
 فروغ چشم کر لینا پیش از وقوع  
 امارت میں ماکل بسوے نیاز  
 فروع ریاض دے کو و قوز  
 ذرا اس طرف گوش دل کیجیے  
 طہارت یہ داخل ہے تھمر میں  
 پیر رات سے تا بوقت سحر  
 نہو کیونکہ پچھہ نیک انجام کار  
 قدم رنجی سوے باغ و بہار  
 ہوئے سوے دار الامارت رجوع  
 سماعت میں لاتا زبس با فلاح  
 کہ وہ گوش زد ہو چکی عن وعن

ہوئے استراحت سے پرشادمان	شناور کیا خالصہ پہ بعد از ان
ہوئے صرف پیر ملک کے کام میں	رہے تابیک پاس آرام میں
سناتے ہیں آج سہرشتہ دار	علائقوں کے پیر کلم کار و بار
نمین چور کا کوئی سنا ہے نام	اور اس طرح ہے شہر کا انتظام
کسی کو کسی سے نہیں کچھ ملا	رہا یا کو دیکھو تو سرد و حال
جیسے دیکھیں خرم و شاد ہے	کسی پر نہ کچھ جو رو بیدار ہے
یہ ہے عرض اند سے مستدام	ضعف دعا خواہ کی صبح و شام
گل گلشن جاہ و اجلال کو پتہ	مہاراجہ نیک اقبال کو
تو رکھ اوج و اقبال سے اجمند	ہمیشہ بزمیر سپر ملت
قد ہو بس اجلال ہو صبح و شام	ترقی رہے سلطنت کو تمام
غلامی کو بے رسم داد آوری	جلو میں رہے شوکت سروری
سدا آوے فرغاشیہ تہا نے	شہر دست بستہ رہے سامنے
فروغ امارت ہو زینت پیر	تجمل ہمیشہ ہو فتراک گیر
رہے منزل و چاہ سے سرفراز	ہو جون خضر عمر مبارک دراز
پرستار ہو غرت پائدار	رہے شاہد عیش ریب کنار

رہے تاج چستیت سے مبارک برب	ہو صحت کی وایم قبازیب بر
نہ شکل اپنی دیکھ دیکھ گاہیکہ ملا	ہمیشہ رہے طبع پر اعتدال
عدو رہو ہوں نہ بیکہ رہ نہ تھا	رہیں خیر اندیش سب شاو مان
ریاست کو پہنچے رو بہا عروج	رہے سلطنت و اٹھابا عروج
آئی خوش اقبال قورنار سے	علاوہ ازین اپنے افضال سے
اگر اب اسکو مقبول رہب قدیر	خدا سے بھی ہے دعا سے نصیر

توصیف جناب محلہ القاب مدار المہام صاحب شہ و کلائی دربار

ہمایون شمال مدار المہام	خوش القاب فی جاہ و ذی حشام
خوش اقبال نالی نقانیکہ ات	محلے منازل ستودہ صفات
علوم مرتبت صاحب قدر و شان	سے محسن اور نامدار جہان
فلک احتشامی کا رتبہ او شین	مدار المہامی کا عمدہ او شین
وہ کرتے ہیں بالحبوب خوش اہل علم	ریاست کے کل کام کا انتظام
وہ کوئے ہیں خوش فکر ہیں دیار	ہر اک کام نیک انجام کا راجہ
کمال اون کو خوبی تقریر میں	مدیر ہر اک امر مذہبیر میں
نگہ سے مطلق نہیں امتزاج	باین اوج و حشام میں خوش مزاج

اور احوال پر اوں کے عطا نام	غریبوں سے با حسن نیت کلام
بدانصافی سے مطلقاً درگزر۔	ہر اک باب میں منصہ پر نظر۔
امور ریاست میں انصاف کوش	ہر اک ماتحت اور نگاہی عقل نبوش
خدا اور نگور کے مسئلہ مقام	ہے گو بند و ثواب اور اوں کا نام
ہیں مشور اسجا علو و دومان	خوش اغراض میں اور ذی فائدان
وہ ہیں ذی تمیز اہل فرنگ دانی	برابر خیر اس کے گو پال راسے
تو دور و مروت میں نامی ہیں وہ	عطا و کرم میں گرامی ہیں وہ
ہے بیان انکو تفویض منصب علیل	موازی ہیں دربار کے سر و کیل۔
تقین وہاں پر ہیں یہ با صفا۔۔۔	اجنبی ہے اک سترل انڈیا۔۔۔
ہیان انکی عالی ہے توقیر و جاہ۔	ہیں سرکار کے بھی بڑے خیر خواہ
فصیح اللسان اور شیرین مقال۔	زبے دور اندیش نازک خیال۔
مرہی میں ہندی میں اہل زبان	ہیں خوش بین منشی کار دان
جسے دیکھ کر کہوئے نظر واداہ	ہیں خطا خن میں وہ دوست گاہ
یہاں گرم ہانی سے دیکھ شامل۔	ہے خفاشی میں ہی جہدی کمال
ہیں ان پر مشہور آفتابی ہیں	وہ کہیں غرض میں ہی آفتابی ہیں

علاوہ یہ اعطاف کا اسکے حال ..  
 کہ اک شخص دوسو درسی پتھہ تھے  
 ہوئی اونسے انکو وداو دی ...  
 اونہیں علم انگریزی میں تھا کال  
 تو سرکار میں بس بحسن سعی  
 سناتے پر اخبار انصاری کے  
 پس از چند عرصہ جو سرکار کو ..  
 تو یہ پھر ترقی کی نکلی سبیل  
 علی ہذا ہین اونکے نائب جو ایک  
 اور اونکا ہے گنگا دہری پنتہ نام  
 کیا تا زمانے نیابت کا کام ..  
 ہوا اور صاحب کو خوب اعتبار  
 ہین نائب یہ میرے بہت ہوشیار  
 یہ فرمایا سرکار نے خوب ہے  
 گنگا سکی تھلاؤ کوئی سبیل ..

ہے خستہ و لوگنا بھرے خیال :-  
 ملاقی وہ حیب اکے انسے ہوئے  
 بھرے کہ باہم ہوئی یک دلی :-  
 یہ ظاہر ہوا اور صاحب کو حال  
 مقرر کیا اونکو با صد خوشی ....  
 بغیر غرض وہ ملازم ہوئے  
 پسند آگیا اونکا علم نکو :-  
 مقرر ہوئے بان پر کے وکیل  
 سراسر ہین الطوار سب اونہیں نیک  
 عنایت وہ رکھتے ہین مجھ پر دام  
 تو افسر کو اپنے رکھا خوش دام  
 تو سرکار سے عرض کی ایک بار  
 ترقی کا اونکی مین ہون خواستگار  
 تمہاری غرض ہکو مرغوب ہے  
 تو ہم پھر ترقی کریں سبیل

و کالات کا بس او کو عمدہ ملائے	ہدایت جو اون کی ہوئی رہنمائی
غرض سرفرازی کا منصب ملا	نقین ہوئے وہ بہو پاور میں جا
سبے معذور ارقام خامہ مرا	لکھون راؤ صاحب کی تاکے ثنا
ہو فضل خدا فرق پر سایہ بان	یہ دنیا میں دایم رہیں ثنا و مان
ہوا انکے باعث میں مقصد پذیر	کہ ہر حال میں ہیں مرے دستگیر
مرے قدردان اور میں دوستدار	اور اک دشمنو بابا جی ہیں باوقار
تخل و ثار اور زدیجاہ و شان	محبت شعار اور لیاقت نشان
خلیق و شفیق و عزیز و علیم	ذوہین و متین و فہیم
انہیں عشق حاصل ہے ہر ایک کی	غرض ہندی و دکھنی و فارسی
یہی مستم اور یہی منصرم	میں فی کار انجہیرے مستم

توصیف جناب میرنشی صاحب محکمہ حلبیہ جوہر پاور

معانی شناس اور والا حسم	وہیر فلک اور عطار و رقصم
فصیح و بلیغ و نجابت و ثار پند	لیق و خلیق و شرافت شعار
کریم و سعید و شفیق و علیم	عقیل و متین و ذہین و فہیم
مجاہد و کوکنا بلاغت و ثار پند	سخندان سخن پرور و خوش نما و

جوہر رسم منشی بے عدیل	فصیح البیان بے تفسیر و عدیل
ہو پاؤں اجنبی کے سیر و بیر	ہے رگناتہ راو اسم روشن ضمیر
مرے حال پر او کا الطاف ہے	نہایت ہی اشتفاق و اعطاف ہے

توصیف عالی مرتبت و متعالی منقبت نقادہ و دومان غر و علما  
عضادہ خاندان مجید و اعتلا کریم الاخلاق محسیم الاشفاق  
سہل فیض و برکت سعدن عظمت و بسالت ویر جوہر رسم  
ہفت قلم شاعر انتخاب روزگار و نگار بندہ مضامین پر بہار عالم  
شرع ستین جناب منشی اسیر الدین صاحب متخلص نہرت نام تلکلمہ

فصیر الدین شکر حق ہے تو کمینہ تر بہت کا	کہ شہرہ ہے بیان جسکی بلاغت اور فصاحت کا
کروں کس نہدی میں اب ہونے کو فیض و برکت کا	سراسر ذات او کی ایک دریا ہی عنایت کا
جو ابجد جوان ہو کہ وہا میں دیہرہ و رہو کہ	یہ اونی فیض ہوا وں نظر اعطاف شفقت کا
کہہ اوصاف کمال وں صاف بلبل کا لکھ حساب	کہاں یہ جو صلہ اس خاکسارے حقیقت کا
میں تھا طفل ہوستان بخیر تعلیم بیدار نش	ہوا مجھ پر جو الطاف تکریم اس کا شفقت کا
کیا تعلیم مجھ کو وں با وں بحر جود نے	تو بس اک ماہ میں چرچا ہوا میری ملاقت کا
بجدی یہ کہ نیچے شعر ہی بالانغمز دل لکھا	ہوا اسوقت اک عالم مجھے جوش سرت کا



یہ درجہ حب نفس کا میرا درس سنتے تھے  
 پڑھائی کی جداگانہ ہی ترکیب یک عالم سے  
 ہے اور کو ذیل ایسا شو کوئی میں بس ایسا حب  
 قلم برداشتہ لکھتے ہیں جسدِ موعود لکھتے ہیں  
 نطق اور عاری وہ عبارت ایسی لکھتے ہیں  
 عبارت اونکی اتنی لطف کہ تھی ہر کو کتا ہون  
 ہے نظم و نثر کا وہ روزمرہ صاف اور مدہ  
 علاوہ حب نظم و نثر پڑھتے ہیں تو ایسا صاحب  
 قصیدہ گو نثر گو مدح گو اور شہنوی گو ہیں  
 محسوس اور سدس میں ہی انھیں میں کامل  
 و گریہ انویسی اور شفیقہ ثلث اور افشان  
 خط کل از انھیں ہو سوتا قید اور سب قید  
 مجھے کل اک مہینہ اونکی ہے تعلیم ایسا صاحب  
 جو ہوتا ذکر کا موقع تو فرماتی ہیں از سرت  
 علاوہ صاف باطن ہے جسد بے قہر ہے کینہ

تو اس دم ساسین کو جوش ہوتا تھا تیر کا  
 نرالا طور ہی فہمائش عالمی حضرت کا ہے  
 نہیں مجھے میان ہوتا ہی معرفت اونکی طبیعت کا  
 کروں تو تصنیف کیا اونکی مفاہین و عبارت کا  
 فرہ ہوتا ہی حامل جسکے پڑھنے سے علالت کا  
 صفا کاشتگی کا اور رنگینی و فصاحت کا  
 سماعت جسکی و کمالاتی ہی اک عالم لطافت کا  
 مذاق اک ساسین کو نمانہ ہوتا ہی علالت کا  
 علاوہ مثنوی گوئی میں رتبہ گوی سبقت کا  
 ذکر تاریخ گوئی میں ہی عالم اونکو کثرت کا  
 ہے انہیں ہی انھیں اک درجہ رتبہ قابلیت کا  
 غبار و خطر یحان اونکا ہی گلزارِ صنت کا  
 اویسی میں مجھ کو یہ حاصل ہو فیض اونکی برکت کا  
 یہ کیسا آچہ کہ تو توئی ہوں شکلی تیری محنت کا  
 ہے اونکا سینہ اک گینا خلاق و مروت کا

خدا ترسی کرم الطاف ہی ضرب المثل اونکا	نہیں یہ عدو لب پر کہی کلمہ نوست کا
علاوہ علم و چین چین سہنے نہیں دیکھا	غرض یہ ہی ہر اجو ہر سراپا آدیت کا
اور ایسے بے ریا غیبت نہایت کم امیر فنی	غریبوں کی طرف دروازہ و لطف و نہایت کا
اور عالی خاندان ایسی کہ او کا وصف کیا لکھیے	ہے گویا اونکے فرق پاک پر افسر سلالت کا
نماندہ روز و رات و روز و و طواف مشغلہ اونکو	ہمیشہ شوق کامل دل میں تسبیح و عبادت کا
غریبوں کے نہیں نزدیک نہی چھو کر ذرا تھلا	طریق خاکساری قاعدہ اونکی طریقت کا
چھو کر تو ہی حسرت پر نہ استقلال سے گذرین	سر ازوات میں جو ہر بہر تیغ قناعت کا
اگر دشمن ہی ہو اوس ہی بعد اطلاق پیش آنا	کوئی شاکی نہیں حضرت کی الطاف و مروت کا
علاوہ وقت بند و غلط شکل بلیل بستان	ہے عالم اونکی تقریر فصیح و پر بلاغت کا
جدا میں اونکی خدمت میں ہوا ہوں کم نصیبی ہے	نہایت بیخبری مجھ کو مری حضرت کی فرقت کا
تصویر اب فائدہ کیا ہی جو کتابی تا مسافت تو	کمان و داب کمان تو اور کمان لہر تیر و تیر کا

اشعار گہر بار ورتو صیف شہر مینو بھسوار الانوار پیران و ہمار

سکونت کا عاصی کے سبب شہر دھار	عجب خط ہے واقعہ انتشار ہے
بیان اولیاؤں کے اکثہ ہزار	ازین رو ملقب بہ پیران دھار
خطابہ ہے دار الانوار نام	بجا خانہ نور ہے ہاتھ نام

ہراک صحت معمور و کباب دہے۔	ہراک یدنا کا باشندہ دل تبادہے
دفسو محبت میں ضرب المثل	میں تو صینیہ لکھتا ہوں یہ غنل

## غزل

غزن اسرار ہے پیران دھار	سعدن انوار ہے پیران دہار
شہر کیا ہے طالع الا انوار ہے۔۔	حسن کا بازار ہے پیران دہار
تختہ اک مندل کا ہے فرش زین	وہ مصفا کا رہے پیران دھار
سے ہراک کو چہ میں خوشبو کا و فور	طہلہ عطار ہے پیران دھار
کو چہ کو چہ اسکا ہے رشک چمن	غیرت گلزار ہے پیران دہار
اک سہرت نسیر ہے آب دہوا	بسکہ فہرت بار ہے پیران دہار
جا بجاتا لالہ اور آب روانہ	غزن انھار ہے پیران دہار
رآستے اینٹہ آسا صاف صاف	اعینت آثار ہے پیران دہار
اولیا تو سنگے ہیں اکثر جازار	دافع ادبار ہے پیران دہار
ہیں ولی اللہ کثرت سے یہاں	مرتبہ آثار ہے پیران دہار
قلعہ ہی کیا خوش نما کیا استوار	مانن دادار ہے پیران دہار
سے سکونت یہاں کی اک رشک ہرور	رنج و غم کو خار ہے پیران دہار

نخون اسرار سحر پیران و مار

بیه مقولہ بے نصیر الدین کا

شبیہ منشق نصیر الدین



## سبب تالیف کتاب

<p> یہ باعث ہوا اسکی تصنیف کا  ہوئی منقضی ہے عجیب و غریب  میں واقف ہوں اور بکا نگاہ حال  ہے مشہور مابین خاص و عوام  اور احوال ہی عشقیہ اور غریب  کہ یہ حال تازہ صداقت مآل  سبب کیا کہ سچ اور مرغوب ہے  مکان پر مرے سب مرے غمگار  لگے آگے مجھے یہ کرنے بیان  اوسے خلعت نظم پہنا ذرا  تو تنظوم کراؤ سکو بے کم و کاست  ترا ہی رہے خلق میں اوس سے نام  وے اون کا اصرار تھا بار بار  نہیں مجھ کو مطلق تمیز کلام </p>	<p> لکھوں اب سبب اسکی تالیف کا  بیان ایک روداد تازہ عجیب  مجھے کہ اوس سے تمام و کمال  علاوہ برین وہ حکایت تمام  زمانہ ہی اوسکو ہوا ہے قریب  لکھنا تھا احباب کو یہ خیال  اگر نظم یا نثر ہو خوب ہے پتہ  وہ اک روز کر شورت ایک بار  کہ اے ہمدم مجمع دوستان  جو ہے تازہ افسانہ گزرا ہوا  فسانہ وہ ہے عشقیہ اور راست  کہ تا ہو وہ شہرت پذیر نام پتہ پتہ  کیا میں نے اون سے بہت اقتدار  یہ کی عرض مجھے میں ہوں سچ و خام </p>
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

نہیں بہرہ کچھ مجھ کو اس علم سے	نہیں دخل ہے شاعری میں مجھے
ہے دشوار تر شعر گوئی کا فن	میں اب تک نہیں آشنای سخن
فقط اک سنیے کی تعلیم ہے	تم اس علم میں جانتے ہو مجھے
ولیکن نہ قرب اجابت ہوئی	غرض عذر میں سو طرح عرض کی
ہو ابس میں ناچار ہمدوش غور	دوبالا ہوا ادبی کا اصرار اور
ہو اللہ سے استنانت طلب	زبان زد کر اللہ فوق المادب
لگا کر نے اس شتوی کو قسم	ہو المستحان کہہ کے اور لے قلم
مری التجا ہے بعجز و ادب	بیہ خدمت میں جگہ بخندان کے اب
جہاں جاو بیجا ہو سفہ و مرا	جہاں اس میں ہو نقص و عیب و خطا
دین اصلاح اشتقاق و اعطاف ہی	وہاں پر رہو در رسم الطاف سے

### آغاز داستان

بنادے مجھے مغل آراے عشق	پلائے قیا مجھ کو صبا کے عشق
و کما دے مجھے جلوئے آفتاب	لگا دے مرے غم سے جام شراب
فسد و فتنہ و کما دے مجھے	تے آتشیں اب پلا دے مجھے

شکریہ

تر ہے عشق نیز نگ سازی تری  
 بغایت ارادے نہ ہے ایک  
 نظر آیا جس کو ترار است  
 ترے سودین صاف نقصان سود  
 کرے جو کوئی پیش قدمی او دہر  
 ترار است صاف تیغ کی دہار  
 قدم ایک رہ میں جو تیری اوٹنا سے  
 ہو اتیری لگ جائے جس کو ذری  
 نصیحت کرو نکو وہ مجنون کرے  
 اب آیا ہوں میں برسہ مدعا  
 یہاں ایک شفق براہیم نام  
 تھے سجدین تدا فون کی وہ امام  
 صحیح النسب اور خوش خاندان  
 شریفون سے او نکو صحبت مدام

ہے بس جان کا کیل بازی تری  
 بلا تر اتازہ بھانہ ہے ایک  
 ہوا دو نو عالم سے بر فاستہ  
 ہزاروں فریر بسبیل شہود  
 تو اول وہ رکھ ٹیوے سر بات پر  
 بلا میں تری راہ میں صد ہزار  
 بلا شبہ وہ جان پر کیل جائے  
 قدم سو بس ہو اوس کے آواگی  
 وہ جادو پہ سوتا زے نسون کری  
 یہ لکھتا ہوں افانہ گذرا ہوا  
 تھے حاجی و سادات ذی احترام  
 وہیں پر تھا اونکما سکون و قیام  
 شریف نجیب اور عالی نشان  
 رزلیون کی صحبت سے نفرت تمام

صلامیت و اتفاقاً ذاتِ مین : :-  
 غرض ایک دن باتن چند کس :-  
 تھا ہمراہی مین اک جوان نیک ذات  
 اور اوس شخص کا شیخ کلو تسانام  
 قنف کار حاجی براہیم ہی  
 کہا سب سے دل شاد فقط سلام  
 چلے پھر ہو باہم وہ ہم ایک بار  
 ولیکن تھے عالمی جی عاشق مزاج  
 تو وہ شیخ کلوبیک بار گئی :-  
 مجھے تم سے تخلیہ منظور ہے  
 کہا حاجی صاحب نے کیجیے بیان  
 جدا جب ہوئے تہ یہ اوس شیخ نے  
 ہے اک نازنین دل رہا سیر  
 اگر آپ دیکھیں اوسے ایک بار  
 کھا حاجی جی نے بتاؤ مین

تھے خوش سیرتی اوکھی عاواستین  
 گیا مین سپے سیر و تفریح بس  
 نہایت ہی چالاک اور خوش صفات  
 غرض سب تھے اوس سیر مین شاد کام  
 ملے آکے ناگاہ با صد خوشی :-  
 دیا سب نے خوش دل جواب سلام  
 سوئے سیر و تفریح دیا غ و بہار  
 طبیعت مین تھا عاشق کا استخراج  
 لگا کھنے دل شاد ہو حاجی جی  
 کہ اک لائق سمع مذکور ہے :-  
 یہ کھکروہ از مجمع دوستیان  
 کھا حاجی صاحب کہ واسد ہے  
 بجا کیجیے گرا اوس کو رشک مہر  
 تو بے شبہ ہو جاوین جان سی شمار  
 ذرا اوس کی صورت دکھاؤ مین



یہ کہ گفتگو دور روانہ ہوئے | بعد شوق او کے مکان کو گئے

رقیق صاحب ہمزاد شیخ کلو برای معائنہ معشوق و رفیقہ شہن آرد دل جان

مٹی کیٹکی سا قیادے مجھے	بہار جوانی دکھا دے مجھے
سے جوش سستی سے سرور کر	نشہ بین نشہ بین مجھے بور کر
کہ ہوئے غم زندگانی مجھے	نرا دیوے جوش جوانی مجھے
تجلی پتہ کر جلوہ نور کو...	دکھا دے کسی غیرت حور کو۔
ہواؤ کر بس مایہ ناز کا	بت دل ریا شوخ و ملنا ز کا
ہنو وہ تھی وہ قوم کی نازین	دل آرام آفت ادا مہ جبین
پری چہرہ گلفام اور گل بدن	سمن بیر گل اندام غنچہ دہن
اوانا نازین غمری بین طاق تھی	شرارت میں چوندا اور چاق تھی
ملاحت صبا میں کیتا تھی وہ	زبس ایک خوبی کا دریا تھی وہ
کرشمہ ادا دل بری اک بلا	اور انداز عشوہ قیامت نما
غرض حاجی صاحب شوق تمام	ہوا خواہ ویدار ہوشاد کام
ہوا زبذہ عشق شورید سب	گئے ہرہ شیخ کلو اودھس
دبان جاسکے دیکھا جب اوس ماہ کو	کھسا یاد کر اپنے اعدا کو

یہ کیا حسن یا رب دیا ہے اسے	تس اک حورِ جنت کیا ہے اسے
یکہر پکڑ دل کو کی گرم آہ	کے کہنے غلامِ خدا کی پناہ
پہ کیا حسن تیرا بلاغیر ہے	اواناز کیا آفت انگیز ہے
مرائے لیا باہی رہی ہائے دل	مجھے کرو یا مرگ کے متصل
مری دولت میرے سب کوٹ لی	مرادین و ایمان لیا مدعی بنے
مری پارسائی کو برباد کی	یہ کیا مجھ پہ او آفت ایجاد کی
شکلیا کی دل سے مری چہین کر	مجھے کر دیا حائے آشفقہ سر
ارے بیتِ ستم یہ سدا کر کیا	مسلمان کو قوت نہ کافر کیا
غرض نچر عشق سے ایک بار	ہوے حاجی صاحب تو غافلِ کار
ملی خاک میں پارسائی تمام	کیا عشق نے اپنا دل خواہ کام
عجب عشق یہ بدلا ہے نصیر	جفا و ستم اوس کا مافیٰ البصیر

## بیانِ وصفِ سراپایِ دل ربا

سردِ قلم کو سنو اب	کہ کیا اس سے ہونی ہی پیدا
طبیعت کو اب چوشِ نیرنگ ہے	حرے ذہن کا اور آہنگ ہے
مری فکرِ عالی ہے اب بس بدست	ہوا تو سنِ شوق اب از محبت

نہ کیوں چشم عاشق کو روئے نشی

جو مضمون پیدا ہوا دل سے میرے

بناد دل تجلی کردہ طور کا  
بجھ کر نہ آتا نہیں اب نظر

سہجہ آنکھوں میں جلوہ میر نور کا  
غرض میں چیدہ ہر دیکھتا ہوں ہر

زمانہ زرافشان ہوا نورِ پیر  
غرض ایک عالم ہے بنی ساختہ

زمین نورِ خیر و ظلم نورِ ریز  
سماتا زہ تر ہے سرا فراختہ

کرو نہیں تنہا سراپا قسم  
سراپا بس اک ماہِ تنویر تھی

سہجہ اب اوج گردون پہ فرقِ قلم  
وہ سراپا وہ کی تصویر تھی

بنی تھی وہ حسن بلا زاد سے  
گل گلستان جوانی تھی وہ

تھی آسودہ حسنِ خدا داد سے  
نمارسی زندگانی تھی وہ

سراپا ز بس حسن میں انتخاب  
غرض ایک پتلی تھی بلور کی

بہار گلستان حسن و شباب  
سراپا وہ تصویر تھی نور کی

سراپا تما او سکا خیابان حسن  
سراپا تما او سکا تمام انتخاب

خدا او سکا تماشہ دستان حسن  
شہابی وہ رنگت تھی شکِ شہاب

وہ مانگ او سکی جون چرخِ کیشان  
وہ بال او سکی کالی گناسی میان

وہ چوٹی کو جون آروہای سیاہ  
وہ زلفون کی طولانی طول اسل

وہ چوٹی کو جون آروہای سیاہ  
وہ زلفون کی طولانی طول اسل

وہ چوٹی کو جون آروہای سیاہ  
وہ زلفون کی طولانی طول اسل

بلا وہ بلا جس سے ہو منتقل

دیا جلوہ نور روز اسید	جبین غیرت جلوہ صبح عید
نمودار عاشق کی منہ قضا	وہ ابرو کشیدہ کہ تیغ بلا
جنہن دیکھ ہو ہوش عاشق ہرن	وہ انگبین غزالان و شست فتن
کرین دل کو غریب سالانہ غیل	وہ ڈرگان کہ پیکان تیرا جل
وہ حسن دور روزہ کی دوکان تھی	وہ کان صباحت وہ دوکان تھی
کہ منتظر طوطی وہاں شرم کماے	وہ تو صیغہ بینی باور اک کماے
تھے وہ دانت ہیر کیے ٹکڑے تمام	لب لبعل لال او سکے یاقوت تمام
تھے مانند عجم و شفق اور شام	سی و لب سبغ وندان تمام
سخن وہ سخن در بیان سخن	زبان بلبیل بوستان سخن
نئی سحری کہ شیرینی نیشکر	وہ تقریر شیرین و لاد شیر تر
کہ عقدہ کلمے او سکا وقت کلام	وہن تنگ و نازک نزاکت نظام
نخل حبس سے ہو جاوی رنگلاب	تھی زرد رنگین کی بو عاب و تاب
جسے دیکھ ہو سیب فرق حبیب	دقن چاہ آفت رنخند ان حبیب
کہ نخل بین جون ہو چو کھا گذر	وہ زفسار و نیر خال یون جلوہ گر
نئی سانچے میں ڈھالی ہوئی نور کی	وہ گردن صراحی تھی بلور کی

پیان سراپای  
عشق  
نور کی

ملاحمت نمک پاشش او سپر چلنا	تھا چہرے میں نور صباحت ہرا
تھا اونہیں فسون الوت قلوب	وہ ساعدہ وہ بازو خوش اسلوب خوب
نہ کل آوے او سکو کہی زمیندار	کلائی وہ جو دیکھ لے ایک بار
جیسے دیکھ انسان کو ہو وی خلق	وہ رنگ نما رشک رنگ شفق
صباح تیرا کتہ سے با آہ تاب	وہ دو ہاتھ اک ایک شاخ کلاب
نتیں وہ اونٹلیاں ناز کرے پر ضیا	وہ باریک باریک شرم و صفایہ
ندامت اوٹھا دے فلک پہ پال	وہ ناخن جنبین دیکھ کر بے نقال
فزون آئینے سے ہی شفا ت تھا	وہ سینہ کر آئینہ صاف تھا
دیا گوی خوبی وہ گویا کہ تھے	دو پستان تھی دو نور کی قمقے
کہ عشاق کا چین لیون شکیب	وہ گدی وہ شانی بید تاب زیب
و کما دے صباحت کی تازہ بہار	صفای شکم کا گردن کیا نثار
کہراپی وہ تمام کر بیٹھ جائے	نکر وہ کہ جسکو نرا کت و کما سے
ہے توصیف او سکی کلام حجاب	اب آگے ہے اس ہی مقام حجاب
ہوا اونکی دلمای مانوس میں	وہ ساقین کہ ٹھمن تھیں نالوس میں
زیادہ میں توصیف اب کیا کر وں	صفا پشت پا کی صدق سے فزون

گل لالہ ہی اوسپہ ہونے شمار

کفک اور فزق گل لالہ زار

کہ ترکیب و بندش میں اک خوب تنہ

غرض جملہ اعضا خوش اسلوب تنہ

مگر آتھ تریدا نام تھا

اور اسم اوسکا فرضی دل آرام تھا

شبیبہ دل آرام



دوسے دیکھ کر حاجی جی ایک بار دل و جان سے ہو گئے بس نثار

<p>کلیا پارسانی کو اپنی سلام دیا ان سہون کو بیک دم جواب جنون کوئیں اپنا کیا آشنا ہوا کتنا اپنا سب اک دم حرام ہوا دور و مجبور نام اور تنگ ہوئے اس قدر بے شک و جہاں کیا حضرت عشق کو اپنا پیہ بنے سب صورت و درناک غم و ہم کو اپنا کیا بار بار بخود کرد لبر نہ لب پر کلام جنونی لگے کرتے قال و قال شب و روز پرستے نئے نئے گل</p>	<p>لطیف شہ عشق والا مقام شکایت جو اس و خروصر و تاب ہوئے شرم سے صاف نا آشنا کیا ترک خواب و خواب سب تمام ہوا چہ نہ سرخ گون زر و رنگ دریدہ کیا جسم کا سب لباس ہوئی بس کفن پوش مثل فقیر ملی جسم کو اپنے اک بار خاک کیا کچھ تنہائی کو اختیار شب و روز بس آہ راز سے کام ہو ایں یہ توڑی ہی عصیہ طال اس عاصی کی عین تقدیر غزل</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

غزل

یسا مین شکل بار پہ دیوانہ ہو گیا مشہور سو بسو ہوا افسانہ ہو گیا

عالم سے میرا طور جدا گانہ ہو گیا	آبادی چوڑ سا کون ویرانہ ہو گیا
شہزادہ ہوا ہی ساقی آفت و ابد دل	اسلو اسطے مجا در پیمانہ ہو گیا
اوس شمع رو کی جیسے بری دلوں کو لگی	میں جل کی خاک صورت پر و نہ ہو گیا
پٹر کی ہی سوز عشق کی سین بنیں آگ	آتش کدی ہی بد بختی خستہ ہو گیا
اسلام ہی غرض غرض کفر ہی مجھے	سیر انراج اندنوں رندانہ ہو گیا
اسین خیال روی حسینان ہی جلوہ گر	سینہ ہی اپنا مجھ کو پر پیمانہ ہو گیا
کیونکر سلطان میں اوس ہی ہی مثال ہوں	یوسف کا سول یار کا بیمانہ ہو گیا
ہم زار ہوا خواب ہیں روز الست کے	اپنا تو مسکن اب در پیمانہ ہو گیا
کیا ہوں خیال جانب عشاق او کا اب	اکینہ یار دوست دل شانہ ہو گیا
کچھ سوچتا نہیں ہی مجھے اوس سو افسیر	
ایسا میں شکل بار پہ دیوانہ ہو گیا	
غرض ہر طرح سے بعد ساز و سوز	طے حاجی صاحب مجھے ایک روز
جنونی و شکل اون کی بس دیکھ کر	میں حیرت زدہ ہو گیا سہ سہر
بیک دم تو سکتا مجھے ہو گیا	پہر کیا حسرت سے افسوس کسا
کہا دوسرے میں نے کہ انی سہرا بن	یہ کیا طور و احوال ہے بد نشان



یہ سوچا ہے کیا نکو دیوانہ پن  
بہت نیک و بد دوستانہ کہا  
و نور محبت میں افسوس سے  
اوس میں نیک و بد سب جتانی لگے  
ولی وہ تو کم کردہ پوش تے  
وہ نہ مالش دوستانہ فزون

اسے چوڑو و تم بر اسے یہ فن  
منہ را نکو اسلاف لیکن ہوا  
بہت اور انہا با باعث ہوسے  
نقل کار سستہ بناسنے سگے  
غم دین و دنیا فراموش تے  
ہوسے اور آمادہ کار جنون

بیان تذریعہ نمودن احباب برای فرستادن دینی بھائی مشرق

مشرباب مثیلان پلاساقما  
غم و سنج دل رہنمائی کرے  
کہ خلوت سے جلوت میں لاوے مجھے  
ہمیشہ ہی سہیہ تو دستور ہے  
نصیحت گری عشق میں آگ ہے  
اگر سو طرح کیجیے عاشق کو پسند  
جنون ہو رہو بلکہ او سکون فزون  
یہ دیکھو اچھا عالم احباب تمام ہیں

سرور آوے آنکھوں میں ہر ذرا  
مری عشق عقدہ کشائی کرے  
خدا کوئی رستہ بتا دے مجھے  
اور اول سے یہ بات مشہور ہے  
سدا عقل اور عشق میں لاگ ہے  
ولیکن نہ وہ ذرا سو دسند  
نصیحت وہ وحشت کی ہو جنون  
لگے کرنے ہو متفق یہ کلام

کہ اب انکی تدبیر ہے بس یہی ہے کسی کو وحسان بھیجے ایلی ہی

ولیکن قربت آوہ ہو ہوشیار	رہ و رسم فقریرین سوکار
کہ اسطرح حال انکا اوسکو سنای	سماعت سی جسکے اوسر حم آئے
تو شاید وہ طنز سن ان کا حال	دل اپنے مین لاوی خیال محال
تقریر بہر گریبات احباب نے	ترجم پر آخیل اصحاب نے
محسن سعی کر کے باہم صلاح	نحالی یہ عاشق کی شکل ظلال
کہ اک شخص نامی کشن لال جی	سرشت اونکی تعمیر مین دوستی
ہمایور خصائل ستودہ صفات	بہت نیک اوقات اور نیک ذات
کہا اوستہ سب نے کہ ای حیران	برآئندہ خواہش دوستان
تمہیں ہی سچے معلوم یہ جلد حال	کہ مین حاجی صاحب پرافغان کمال
کیا عشق نے یہ بتر او نکا حال	بجڑے کہ اب زیست ہی ہی محال
نہیں رہی اونکی کوئی دوا	نہر شربت و صلت دل ربا
سودہ تم لو یہ کار ثواب	ملا کو انہیں دلربا سے رشتاب
تمہاری بغیر کسی سے یہ کام	نہیں پاؤ گیا مطلقاً انصرام
عرض اونکو بر طور راضی کیا	اونہوں نے ہی خود پر یہ نوکیا

رفتگن لال جی ایلی نژد مشوق

۴۹

جو رشت

رہیں ستم کر کے ہر دوسے کار | روانہ کیا او سطران ایک ہار

رفتگن ایلی کشن لال جی نژد مشوق بخاطر اصباب  
و مایوس آمدن از انجا و پیرامی حاجی صاحب



کرای عشق اب غمگساری مری یہی تجھ سے ہے خواستگاری مری

کرد لبر کو پوچھاوے میرا پیام  
کشن لال جی نیکدل نیکذات  
جو ہو مستکار بیت پرہیز  
خود بند و چالاک و ہشیار  
بہر انکسار و معجز و ملال  
کہ ای باعث زلیست دل و اداگان  
تو ہے پروفق خانہ حسن و ناز  
بہار ریاض جوانی ہے تو  
او انازا و حسن و خوبی کا آج  
تجھ دیکھتا ہے جو اکبار رگی  
بیان ایک حاجی ہیں و الا مقام  
وہ سادات و اشرف و ممتاز ہیں  
ستودہ صفات اور خدا کے ولی

مہین تھکو کروں عابدانہ سلام  
خوش اوقات و خوش دل شودہ  
روانہ ہوئے اس طرف زود تر  
ہر عنوان غرض لوں سے جا کر ملے  
بقید بیان لای اس طرح حال  
وای موجب فرح ناشاد گمان  
ترا در ہے عاشق کا جاے نیاز  
متاع دل و زندگانی ہے تو  
خدا نے رکھا ہے تری سر پہ تاج  
دل و جان وہ کرتا ہی قبول سب  
براہیم اون حاجی صاحب کا نام  
بزرگ اور ذی علم و اغراز ہیں  
ہیں پرہیزگار اور رب متقی

وہی ہمیش آتا ہے تدبیر میں

و لیکن جو ہوتا ہے تقدیر میں

بگاڑواو سے یا بناواو سے	وہ مٹتا نہیں گو مٹاواو سے
سب کیا کہ او سکو خدا نے لکھا	کوئی رو کرے او سکو مقدور کیا
قضاء او نمون نے تمہارا جمال	کسی روز دیکھا ہے فرخندہ خال
وہی سوجب جوش و حش ہوا	اونہیں دیکنا وہ قیامت ہوا
بس اب اونہا یہ حال تو صبح و شام	کسی سے نہیں کچھ خیال کلام
نہ کیا یکسا ہو شش اور نہ پینے کا ہوش	میں مانند تصویر میران نموش
بندہ چشم گریان سے اشکو نکھاتا رہا	بان میں شب و روز جوش بخارا
ہنسی کا تو کیا ذکر جوب پر اسے	نہیں تاب جو خواب تشریف لاسے
فقیرانہ بالکل کیا ہے لباس	پراگندہ اوسان پریشان حواس
بس اسطرح بے تاب اور زار ہیں	قضا سے وہ گویا کہ دو چار ہیں
تصدق سے اس حسن معیوب کے	تصدق سے ناز پلاریب کے
تصور کر اپنی زکات شباب	خدا کے لیے جان کا رٹو اب
ملو بس فقط اونے تم ایک بار	تو دیکھا تمہیں اجر پروردگار
کہ ایک شخص مرنے سے جی جا لگیا	تسین ابرہت ایک بات آگیا
یہ سنتے ہی وہ شوخ تیور سی پڑا	گلی کہنے اونے کہہ سکتے ہو کیا

کے کتے ہیں مشق کیا عاشقی

زبان کو سنبا لوس ای نیک نین

نہیں تو یہ پھر ہو چکا اسکے ساتھ

کرونگی نہایت فضیلت تمہیں

کرونگی میں تالش تمہاری غم

یہ گرم و دشت اوس ہی شکل کلام

ہو مایوس اوش جاسے اگر وہیں

وہاں سے ملا اس طرح کا جواب

پٹکنے لگے سر کو دیواروں پر

دگر گونہ دیکھ اونکا احوال حال

کما میں نے اونسے کلامی مردان

برابر یہ ہے وہامیات اور فضول

کما حاجی صاحب نے سن لی انھی

شب در و در شکل او کی پیش نظر

میں سمجھا کے ہر طرح ہوں روکتا

تم آگے ہو رسوائی کر کے مری

دوبارہ یہ لب پر نہ لانا سخن

تمہارا گریبان اور میرا ماتہ

تو اوس وقت ہوگی نصیب تمہیں

کرونگی نہ ز نمارا میں قصور

ہو ی سن کشن لال جی نیک نام

کما حاجی صاحب سے لیل ترین

یہ سن حاجی صاحب ابھیچ و تاب

ہوئے صورت زلف اشفتہ سر

تجسیر ہوا مجھ کو ز بس کمال

یہ کرتے ہو کیوں اپنے جیکازیان

نہیں غیر حسرت کچھ اس میں حصول

مرا دل مرا ہو گیا مدعی

اوس کا تصور سب شام و سحر

ولیکن یہ دل کچھ نہیں مانتا

ولیکن یہ دل کچھ نہیں مانتا

ہیں جتنا اسے روکنا ہوں تزار یہ اوتنا ہی ہوتا ہے پیرا خطرا

بہ اسکی صدا دگر باد لربا	بس اب تنگ اس دے میں گیا
یہ مکروہ روئے لگی زار زار	نہیں اس پر اب کچھ مرا اختیار
یہ ضرب المثل اک حکایت سنو	پہر اوئے کما میں نے ای نیکیو
نہیں کذب کا اس میں قال و مقال	گذشتہ ہے اور تازہ اور راست حال

حکایت ضرب المثل گذشتہ و ویدہ و راست از صنف

چشیدہ تہی وہ گرم و سرد جہان	دکمن سے اک آئی طوائف بیان
نظاہر وہ رہتی تہی برنا مثال	نہ تہی عمر کم او سکی از صفت سال
حسین و طرحدار شستہ کلام	تباخا شور و خبش اس سنگر کا نام
دل آزار اور اہل مکرو و عیا	خوش انداز و خوش ناز او خوش ادا
تو او میں پہنسا ایک بوم اک شغال	غرض او سنے پہلا یا حب اپنا جال
پہنسا دامن میں او سکے بادست و پا	کہ دو شخص او سپر پہے بہلا
کہ شرم و حیا سے وہ پاک تہی	وہ علامہ اربک چالاک تہی
کہ جس سے فساد او نہیں پاہم	تقریر کیے وقت دو نو کے دو
کہ شدید یہ طناز مجھیر ہوئی	جو الو تہا سمجھا وہ دل میں بھی

اسی وہ بیان میں کہ وہ سادہ دل	ہوا اوسپہ مشقون اور دادہ دل
جو کچھ پاس تھا اوسکے مال اوزر	وہ سب نذر اوسکے کیا سرسہ
نثار اوسپہ اموال سب کر دیا	بجز مفلسی کچھ نہ باقی رکھا
ہوا جبکہ مفلوک وہ بے خرد	لگا سو جتنے تباہ سے نیک و بد
جو سر پر پڑا تھا وہ شہوت کا دیو	جب اغلاس آیا تو کر کے غریب
بس اس طرح بھاگا ہوا ہوا گیا	تو اوسوقت سو بھی یہ کیا ہو گیا
اور اوسنے بھی پیرانگی تحقیر کی	یہ ہون دفع اس طرح تدبیر کی
لگے کرنے کم اتحادی شروع	لگی ہونے اور ونکے جانب ہوج
انہیں خیر چینی دکھانے لگی	ہوا گاہ و بیکہ تھانے لگی۔
یہ اطور جب اوسنے پیدا کیے	کئی بار کئے انہیں دم دیے
ہوئے اوسکے فن سے خبردار یہ	ہوئے خواب غفلت سے بیدار یہ
سعا و نکو دن ہو گیا رات کا	لگا سو جتنے ڈھنگ ہر بات کا
لگا آنے دن کا اوج لا نظر	گئے جانے سپتی سے بالا نظر
بس انگشت حریت لگے کائنات	زبان سے لگے دونوں چاٹتے
لگے دل میں کہنے بڑا قہر ہے	فلک قدرت انداز بے مہر ہے

یہ وہی



نمائیت ہی کہانے کے بیچ و تاب لگے اور اس سے کہنے اسی خانہ خوار

کوبین سن و تو بصد اتحاد  
پہر اس کی منادی یہ کیا بات ہے  
کہا اوسنے سئلو کہ مانند بوم  
جو دولت تھی برباد سب ہو گئی  
بس اس ہلکی ایک ہنسی دو گوش  
بس اب ایک چندی ہوا کہا نیے  
بدل انگہ جب اوسنے طوطی مثال  
تو یہ سادہ لوجی سے افسوس کر  
جو کہتے ہیں سچ ہے مثل بر ملا  
دعا و جفا انکی تخمیر ہے  
یہ لازم ہے غافل کو بروی کار  
غرض نکلا اس طرح وہ پر ہو بس  
اس طرح وہ دوسرا بدخصال  
تہا دل میں بس اپنے بہت شادمان  
چلی آئی نا حال رسم و راد  
یہ بیہو دگی کیا خرافات ہے  
تمہارا ہوا بخت اب صاف شوم  
محبت ہی نصبت طلب ہو گئی  
مناسب یہی ہے کہ ہو کر خوش  
ففس کیجے خالی اوڑ جائے  
کہا اس طرح یہ سچ تیور یہ ڈال  
لگے کہنے ہو دل میں استغفرت  
کہ ہے ذات معشوق کی بیوفا  
سرشت انکی از مکر و تدویر ہے  
نہ عورت کا ہرگز کرے اعتبار  
کہ گئی سے نکلتی ہے جیسے لکس  
مناطیب ہوا جو نیا م شغال  
کہہ کرتی ہے یہ مجھے قربان جان

مری جان و دل سے طلب گار ہی ہوا خواہ ہے اور خریدار ہے

میں آتا ہوں جب اپنے مہمول پر نہیں دیکھتا ہوں کسی کا گز رہ

تو اس سے تھاوت ذرا کیجیے یہ جان مانگے تو بے خطر دیکھیے

یہی نشان کر دل میں اوس ہی کہا یہ سن بات میری تو ای دل رہا

یہ کہ محمد عاشق تو اب میرے ساتھ نہ ہرگز کرونگی دغا ترے ساتھ

بلا عذر و انکار پا کر جیوں کیا اوس کا کہتا پیراؤ سننے قبول

یہ جب اوس پری کو یقین ہو گیا مطیع اب یہ دیو لعین ہو گیا

کہا چا پلو سی سے سن خوشنصال مرانگ دستی سے ہی تنگ تال

زرقند دے اب مجھے ولستان بخیلی پہ لعنت کر اسے مہربان

مقولہ نہیں شیخ کا کیا سنا کر یا میں سعدی نے یہ کیا لکھا

سخیان ز اموال بر نیخورند بخیلان غم سیم و زر نیخورند

یہ سن آئی گیدر کو زبکہ شرم کیا دل و فو تو عشق نے نرم

لگا روز دینے اوسے مال و زر کیا ٹوڑے بوسی میں پا مال زر

ہوا چند عرصی میں یہ تنگ دست تو وہ بایہ مکرو فن خود پرست

کشیدہ لگی ہونے اوس پار سے ہوئی ترش زو اپنے دلدار سے

گزارہ مرا تم سے ہوتا نہیں	لگی کتنے یک بار پر یکرو کین
کیا مثل قارونکے دلو کو خست	مجھے دیکے تم چپ ہوئی ایک خست
زر نقد اگر لایئے آئیے	بس اب آپ تشریف لیجائیے
قد سوس صبح و سافل	وہ زلاوین کیا ہاتھ تو تھے تھی
ہوا وہ زرو مال سب پانیال	ہوا پاندی سونا تو خواب وصال
شاد و روزگار آشنا ہو گیا	غرض یہ کہ وہ ہی ہوا ہو گیا
خمیر انکی ہے آب و گل میں جفا	جہان میں غرض جتنے ہیں دلربا
ترحم و فائزین سطلق نہیں	جفا جو دغا خون میں پرکند و کین
کرد حضرت عشق کو تم سلام	مناسب ہے پر میزای نیک نام
مئے عشق دلبر سے سرشار تھے	و لے دے لکے ہاتھوں وہ ناپا تھے
اونہوں نے لگی پندیری قبول	اونہیں تم نصیحت کا کرنا قبول
میں کتا ہوں اک نفع کی تم بات	کسا میں نے تباہی اونسے اسی نیک بات
تو غالب ہے یہ بیرس کار ہو	عمل او سپہ تم اپنے دل سے کرو
وہ مشورین حضرت غیب شاہ	بیان جو کہہ میں اک لہ لہ
کردا و نئے تم اپنی حاجت طلب	و حسان جا کے بانگ ساز و ادب

سے وہاں تہ ساری مراد | ہر آدے کی دلخواہ اسی نیک زاد

رفتن حاجی صاحب ہر مزار حضرت غیب شاہ رحمۃ اللہ علیہ  
برای حصول مرام سب گفتن خاکسار و پیشتر دین از بشارت

سنا حاجی صاحب نے جب یہ کلام	بہت اپنے دلیں پہنچا شاد کام
اوس وقت باخاطر زار زار	گئے اندرون حصار مزار
وہاں جا کے با صد شوق و خضوع	خلوص طبعیت سے لاکر رجوع
قریب مزار ذوی الالہ تہ رام	سمجھ کر انہیں مرکز خاص و عام
لگے انکار انہ کرتے دعا	بصد التجا و بدرد و بکا...
شب و روز کلبس کیا وہاں مقام	وہی التجار و زو شب صبح و شام
بدرد و غم و آہ و زاری و ماتم	لگے کرتے خدمت گذری وہاں
اس طرح بانالہ و در و دوسوز	بسر وہاں ہوئے انکی چالیس روز
ہوا ایک چلہ انہیں جب وہاں	ہوا ایک شب خواب یہ ناگمان
کہ ہو جائے گا تیرا دلخواہ کام	وے اوس سے کچھ نہ کار ورام
بشارت سے جدم ہوئی مستفید	تیقن ہوا اب برائے اسید

بشاش شدن حاجی صاحب آمدن بر مکان خود و در او ملاقی شدن از شوق

چو بین خاتمہ ماخا صکان خدا	بزرگ و ولی بند گمان خدا
وہ بے شبہ بجائے آ نام ہین	وہ ماوای ہر خاص و ہر عام ہین
کراست مین اونکی نہیں کچہ کلام	ولایت بحق اونکی ہے لاکلام
خدا کے وہ مخصوص و منظور ہین	بجائے کہ نور اعلیٰ نور ہین
دعا اونکی ہر وقت ہی مستجاب	بحق ہی کہ وہ ہین کراست ماب
بطاہر ہوئے گو کہ زیب زمین	ہین باطن مین زندہ وہ سب پاک دین
جو منکر ہوا ونسے وہ ہے شقی	وہ ہے بد گمان مودی و مدعی
بصدق و ارادت بعجز و نیاز	با آداب و تعظیم و اسید و آرز
کرے اونسے جا کر کوئی عوض حال	بر آوے وہ اسید بے قیل و قال
وے چاہیے اعتقاد تمام	تو ہونیک انجام انجام کام
بشارت سی بشارتیں جیہ یہ ہوئے	تو دلشاد و خوش کام ہو کر چلے
یہ جاتی تھے اس سمت سے شاد کام	اور اوس سمت سی وہ قیامت غرام
چلی آتی تھی ناز و انداز سے	او اناز تار تار سے اغماز سے
وہ جہد م مقابل ہوئی ایکبار	تو باہم یہ باہم ہوئے دو نوچار
وہ جانب و نور تعشہ نے آ	معاہک و ہر آگ تازہ لگا

اودہر آہ سرداودہر آہ کرم

تھیر سے ازل سے ہم آغوش ہو

لگی کرنے اس طرح قال و قال

تو ہے کیلئے چاہے سرت میں غرق

کہ ہے ابرہہم جھپ چھایا ہوا

ترے چہرے پر چوٹ فست کو دیکھ

قرین ہے کہ آجائیکا مجھ کو غش

غم و درد سے ہوندیم و ندیم

سے تیرے غم عشق کی یہ بلا

سنایا ہے تری ستم نے مجھے

یہ میرا کیا ہے ترے غم نے حال

بعد سے کہ کی زندگی تک حرام

میں شمع و روشنی ہو اسو بسو

مرے حال پر رحم کی اگر نظر

کسا نہ ظالم نے باب مقال

ہوئے دو فوس کے دل بس اکبار نرم

غرض وہ غم دہم سے ہمدوش ہو

نگاہ ترحم سے دیکھا نکا حال

کہ اسی شیک سیاب وی شیک برق

ہے کس مادہ سیجا پہ شید اثنا

تری بغیر اور صورت کو دیکھ

میں خود ہو گئی آہ سیاب پیش

یہ سن ادس سے میرا دگوارا مل

لگی رو کے کہنے کہ اسی پر جفا

جلایا ترے سوئے غم نے مجھے

ترے عشق کا ہے یہ مجھ پر وبال

چھوٹا یا غور و خواب میرا تمام

کیا مجھ کو رسوا بیان کو بکو

خدا کے لیے اب تو اسی سمیر

یہ سن ایسے شیدا سے احوال حال

بس اکبار تصوریر آسا ہوئی	رہ غم پر گام فرسا ہوئی
بہت کچھ اونمون زاوے گوکھا	وے ہو خموش اوئے رستہ لیا
انہیں اوسکا جانا قیامت ہوا	سکوت اوسکا اک کوہ شامت ہوا
گئی وہ تو آفت ادا اوسطرف	چلے یہ باہ و بکا اسطرف
پریشیاں و حیران پریدہ حواس	سرایا بجا نند تصویر یا سس
روحان چشم گرایے سیلاب خون	نمودار حالت سے جوش جنون
زبان سے پیا شورش آہ آہ	دہن سے سرافر از و دسعیاء
اس اثنائیں میں بھی کہیں آگیا	نظر آئے مجھ کو یہ صرف بکا
پریدہ حواس دیر گندہ ہوش	دفور ترقی یہ رقت کا جوش
کھائے صاب یہ کیا حال ہے	تمہارا تو از حد برا حال ہے
وے جوش غم سے منتا اٹکو ہوش	پر اتنا کما کر کے جوش و خروش
کہ اسی مستزاد ہی کیا ہو گیا	یہ طالع مرا جاگ کر سو گیا
سری جان آرام جان لے گئی	جو باقی تھا تاب و توان لے گئی
بس اک دیگی دلچست کا داغ	کہ باز سیت کا کر گئی گل چراغ
ہوئی آشنا ہو کے نا آشنا	گئی مسطرح بیو قلا آشنا

توان تاب و طاقت بد نہیں نہیں

چلے بھی اسانہ آشفۃ حال

چر جائے سخن تا جواب سلام

ہوا اونکے ہمراہ با صد تعجب

چلے جاتے تھے پر فغان و تپان

ہو اونکے در پہ زبس گلنم

سری و یکیدہ کر بقہر ارانہ طور

لگے کہنے اسے پیکر اتحاد

پریشان کیسا تر حال ہے

کسا میں نے وہ حال مسپن خون

چلے او سرف میرے ہمراہ ہو

تو دیکھا اونہیں مورد اوراق

طبعیت ہے امادہ کار جنون

کہ کیوں حال ایسا ہو اسے بر

طبعیت پہ قایو نہیں کیا کروں

گئی وہ گئی روح تن میں نہیں

یہ کرتے ہوئے وحشیانہ مقال

نہ محسوس ہوئے مطلقاً ہم کلام

و فور محبت سے میں بھی عقب

و لے وہ تو مانند برق جہان

یہ دل خواہ العجاب بھی پر محسن

ملے چند اجباب رستے میں اور

معاذ اللہ یہ لاکھ فیسر باد

فضیب حمد و کہ یہ کیا حال ہے

غرض ہو کے اجباب سے ہم سخن

وہ اجباب اونکے ہوا خواہ ہو

گئے اونکے مسکن یہ بالاتفاق

کہ اول سے ہی چندھہ قرون

تقصیر کثان سب ہوئے بیشتر

بہا اشک بولے کہ میں کیا کمون



شادمان آمدن عاشق غریب شاد و ملاقات شدن با مشتاق ۴۴ جوہر عشق

یہ کہہ اور بے تاب خاطر ہوئے حسن کی غزل رور و پڑنے لگے

## غزل

یہ کیا عشق آفت اوٹمانے لگا  
میرے دل کو مجھے چھوڑانے لگا  
ملا میرے دل کو مجھے خدا  
نہیں تو مرا جی ٹکسانے لگا  
گنہ چشم خونبار کا کچھ نہیں  
مراد دل ہی مجھ کو ڈوبانے لگا  
فلک نے تو انسا ہنسایا نہ تھا  
کہ جسکے عوض یوں رولانے لگا

نہیں مجھ کو دشمن سے شکوہ حسن  
مراد دست مجھ کو ستانے لگا

غزل پڑے کہ ہو اور آشفقہ جان  
لگے کہنے سب سو کہ ای دہستان  
اگر ہے یہی جہر یہ صبح و شام  
تو تم سب کو اور لیت کو ہر سلام  
تھا اس وقت حجام ہی اک دہان  
تھا نام او کالالو وہ تھا خوش بیان  
کہا سب نے لالو ذرا بہائی جا  
اور اس وقت چالاک کی ایسی دکھا  
دہان جا کے کچھ ایسی تدبیر کر  
اور اس شوخ سے ایسی تقریر کر  
کہ سب کو کہیں ہم ہی سو اب بیان  
سراسر سدا پاتو بجا زبان  
کہلا باغ تازہ مقامات کا اند  
دکھا سو عاشق کے حالات کا

شکستہ وہ کر گلشن قاتل کو	بنا انکی تصویر احوال کو
سنا حال اسطرح ای سوکار	سماعت نے جسکی معا ایکبار
دل اوس شوخا ہوا دلایا گداز	کرے ناز پیدا مقام نیاز
محو کر کے معشوقیت ایکبار	وہ نہیاد سے عاشق صفت بقرار
جلی آوے تیراں ہو ترے ساتھ	پکڑ لے اسے اس یاقوت کا ماتہ
غرض کر کے لالہ سے یہ سب بیان	روانہ کیا اوس طرف اوس زمان

لالہ مجاہد



لکھا اوس سنگ مر سے با صد ملال

وہاں جا کے لالو نے جب انکاحاں

ہوئی بخشش عشق سے قرب عشق

تو سنتے ہی یکبار وہ برق و ش

ارے بہائی مجھ کو ہوئی بیچلی

سنہل کر پیرا کبار کئے لگی

وگر نہ میں ہمراہ چلتی و میں

مگر کیا کروں گچھ مرا بس نہیں

تو ناحق پیرا دے گا مجھ پر وبال

اگر ذات واسے یہ سن لینے حال

بیاضاں گویا قیامت ہوئی

ہوئی گرفتیر گہر میں شامت ہوئی

مرا اونکی صحت بے بس مدعا

جوہوں دوستاؤں کے کرین وہ دوا

وے در میان منزل حار ہے

نہ چلنے دینے سے اتھا رہے

یہ کہنا کہ اسے حامل رنج تام

مری طرف سے اونکو بعد از سلام

نہو سو در رنج و درد و تعب

تشکیک و سکون محکوم لازم ہی اب

تمہارا غم دل بدلا جاؤں گی

ملا مجھ کو موقع تو آ جاؤں گی

وہ پیغامی بے حاصل مدعا

یہ کہہ اوسنے لالو کو رخصت کیا

ہوئے حاجی صاحب بیت پر ملاں

جب آیا کیا جملہ انصار حال

طبعیت پر اقدار و ملائت ہوئی

دم رنج کی اونکی حالت ہوئی

قرین مرگ بس مضطرب حال ہو گیا

یہ احباب سب اونکا احوال دیکھ

لے کرنے باہم تاسف تمام

سکندر خان تھے اونہیں اگر نیک ساہ

صفائیت نیک دل نیک زاد

اولیوں نے براہ محبت تمام

بیان ہیں طبیب ایک والاتراذ

ہے نام اونکا خوش خوار فقار علی

سعالج وہ ہووین گے گراپ کے

شفا آپ کو جلد تر ہووے گی

یہ لکھ کر مہاجلہ دیا پاک وین

جب آئے وہ زبیاہ حکمت ماب

کہا وہیہ ذرا ہاتھ ادھر لایے

مس و حرکت نبض کو غور کر

علالت کے اسنے جو آئنا زمین

یہ ہیں قبل اسے بلاے فراق

کسی چشم جاوید بہ بیمار ہیں

تھے اصحاب کے دایمانیک خواہ

نکو سیرت و خوش لقا خوش تہاد

کہا حاجی صاحب امی نیک نام

فلاطون طبیت ارسلو تہاد

بہت نیک سیرت خدا کے ولی

تو کامل یقین ہے خدا سے مجھے

دوا عقرین اثر ہووے گی

لے آئے سچا صفت کو وہین

کیا حاجی صاحب کے جانب خطاب

مجھے نبض آپ اپنی دکلائیے

لگے کفنہ ازبس ہو آشفقتہ سر

تو او تھے نمایان یہ احوار ہیں

طبیت ہے گھر می اشتیاق

کسی ماہ رو کے طلب گار ہیں

بجز وصل اور انکی دار و ندین

ذرا فسق اسہیں سر موہین

ملے گر چہ معجون و صلاحت نہیں

سہا بالخاص آزار فرقت انہیں

علاوہ نہیں اسکے کوئی دوا

تو ہو جای سے الفور کلی شفا

گئے وہ طبیب نکور اسے و نام

یہ کہہ اور کر رخصت نہ سلام

لگے مشورت کرنے یہ ایک ایک

جو ہو جو متھے وہاں وہ اعتبار نیک

کہ پانویں یہ فرط قلق سے امان

کسی طرح بلو ایٹھے او سکویاں

کیا لالو حجام سے ایک بار

یہ کہ مشورہ سب نے بروئے کار

او سے اچھا حوال ایسا سنا

دوبارہ تو اک بار پھر جلد جا۔

ترے ساتھ اُسے بیان بقیرار

کہ وہ برسر رحم آ ایک بار

اور اوس آفت خان ہی بیباک

خرش و ان پہ لالو دوبارہ گیا۔

بے نزدیک مطلق دم انتقال

کہ انہو بہت تنگ ہے او کھا حال

فقط یہ ہی خواہاں دید اسہیں

عیان موت کے جملہ آثارہیں

بلاشبہ سیر پر کثری ہے اجل

کوئی دم کے کھماں ہین بے غل

اسکے سبب بسم میں جان ہے

جو ملنی کھاتے اک ارمان ہے

نہیں تو وہ مرجائے اب شباب

ملو گے تو ہو و کیا از حد ثواب

یہ سن حال شیدا کا اپنے وہ ماہ

کہ حلقی ہو نہیں اب جو کچھ ہو سو ہو

یہ کہہ اور تبدیل کر کے لباس

پیرائے بہ تعمیل دو نو وہاں

اور اوس شوخ سے آگے آخیز گام

کمال لہو نے ہو جیسے ہوشیار

یہ سنتے ہی جان جسم میں آگئی

لگے کفنے آئی کمان سے کدھر

کما او سنے صاحب نگہ راستے

یہ سن خوش ہو بول وہ احباب سب

گئے کعب وہ سب بادل شاد کام

قریب اپنے شیدا کے انداز سے

تو بے ساختہ اوٹھ کے یہ بقیار

تصدق ہو او سپر بصد جان بول

یہ بیٹے جو باہم ہو وواک جام

چلو بھائی بس مجھ کو تم لے چلو

ہوئی اوسکے ہمراہ ہو بد جو اس

تھے بیتاب جس جا یہ پیہم جان

معا حاجی صاحب سے شیریں کلام

وہ کیا تمہارا شکیب و قرار

مٹ پ برق کی طرح یکبارگی

تصدق ترے میرے پیٹا مبر

وہ آئی ہے نسکین فرما بیٹے

مبارک ہو خصلت دو جاتے تہیں اب

تو اگر وہ آفت او خوش خرام

گئی بیٹہ آفت ادا ناز سے

لگے پہرے گرد او سکے پردہ اندوار

یہ بیٹے پہراؤں ماہ کے متصل

فران مہ و مشتری ہو گیا

یہ انکو ادھر جو شش خط طرہ	یہ مونس تو پائید شرم و حجاب
ترے غم نے یہ حال میرا کیا	لگے کتنے اسی پر خفا ہے وفا
تو وہ پہول ہے بوسے الفت نہیں	تجھے سنگدل کچھ محبت نہیں
میں جان بچھپو دن اور نہ تو زخم	مروں بچھپیں اور تو بے خبر
اک گفت میں ڈالا ترے عشق نے	مجھے مار ڈالا ترے عشق نے
وہ رکتے ہیں شیدا کا بے اپنے دیوان	وفادار ہوتے ہیں جو میری جان
وفادار کی یہ صداقت صفات	سنانا ہونیں نازہ اک واردات
بیان اس حکایت کو کرتے گئے	یہ کمکروہ اوس لالہ رخسار سے

داستان فی بیان کیے از شرفایان سہر کا سہارنگپور  
صوبہ مالوہ از قوم پٹھان

میں حال او کا کرتا ہوں قیدیان	یہ سچ اور ہے گزری ہوئی داستان
یہاں سے بہت کچھ نہیں دور ہے	کہ اک مختصر شعر مشہور ہے
قدیمی ہی مشہور نام ہے	سہارنگپور اوس کا خوشنام ہے
وہاں لوگ اکثر ہیں والا تبار	شرفیو نکا ہے شہر وہ نامدار
شجاع و دلیر اور مصفا بطن	ہر اک شخص فوس غزٹ خوش فنون

کہ خلق و مروت من نامی ہیں وہ بجا بہت میں اکثر کر امی ہیں وہ

غرض وہاں سے اک شخص والا تبار	بیان آگے ذی عزت و نامدار
خوش اخلاق و اشتقاق و اہل ہنر	تشریف کے آہن سے بہرہ ور
فن شمسواری میں ہی ہوشیار	فن نیزہ بازی میں چالاک کار
سپیشہ کے جملہ فن میں درست	سجدے بغایت ہی چالاک و حسبت
حکات طبابت میں بھی بہرہ ور	فن موسیقی میں بھی اہل خبر
طبابت میں گھوڑ و نکلے بھی فیدل	اور آہن شناسی میں ضربا مثل
بیان مینے اشخاص تھے خوش خطاب	ہوؤا و نکلے صحبت ہو سب ہر ویاب
ہو احوال حبیب و گلابان مستتر	تو سرکار کو بھی ہوئی یہ خیر
غرض تو بڑی ہی سر سے مین باوقار	ہو ا و خاصہ کار میں روزگار
یہی ادنیٰ توقیر فی خاص و عام	ہو ایسا سرکار میں احترام
ہوئے منتفی او نکلے چند روز	محبت ہوئی ادنیٰ عالم فروز
شناسا ہوئے کلم خاص و عام	ہو ا شہر میں او نکلے شور نام
وے چو نکہ تما جوش و حد شباب	متاع جوانی سے تھے کامیاب
آقا ضاے سن نے کیا سر بلند	اسنگ جوانی ہوئی ار جند



مذاق اک طبعیت نے پیدا کیا	عشق کا عالم ہویدا کیا
تھی اک سرو نو خاستہ گلزار	گلستان خوبی کی نخل اناار
بحسن و جوانی ستودہ تھی وہ	ولیکن زقوم ہنودہ تھی وہ
میں حسن و جوبن سے مخمور تھی	صباحت میں ہم جلوہ حور تھی
بہار جوانی سے تھی بہرہ ور	مگر نارسیدہ تھی رشک قمر
نہالی نفا نام اوس پر یوار کا	نہال لطافت تھی وہ دلربا
ہوئے اوسے پسندیدہ اہل کمال	او کا عشق کا باغ دل میں نہال
اور اوس کا بھی دل اپنے ماں ہوا	سرا فرزند عشق او اکل ہوا
غرض دونوں جانب ہوئی دل گداز	اودھر جوش ناز اور ایدہر نیاز
اودھر ساز اور اسطون جوش سوز	جو نیم شب سے تھے تو وہ نیم روز
وہ اتفاقاً ہوا اتفاق	ہوا وصل باہم ز جوش وفاق
اسطون چند سے زمانہ رہا	کہ ہوتے یہ باہم کسی جا ذرا
ہوا رفتہ رفتہ پہر افشای راز	کیے پانون رسوا سیون فی دراز
جور زلفت تھیں ظاہر ہوا	ہر اک خویش و بیگانہ ماہر ہوا
ہوئی اوسکی مانگو بھی آخر خیر	ہوئی پیشم حیرت وہ آشفہ سر

عشق کا عالم ہویدا کیا  
گلستان خوبی کی نخل اناار  
ولیکن زقوم ہنودہ تھی وہ  
صباحت میں ہم جلوہ حور تھی  
مگر نارسیدہ تھی رشک قمر  
نہال لطافت تھی وہ دلربا  
او کا عشق کا باغ دل میں نہال  
سرا فرزند عشق او اکل ہوا  
اودھر جوش ناز اور ایدہر نیاز  
جو نیم شب سے تھے تو وہ نیم روز  
ہوا وصل باہم ز جوش وفاق  
کہ ہوتے یہ باہم کسی جا ذرا  
کیے پانون رسوا سیون فی دراز  
ہر اک خویش و بیگانہ ماہر ہوا  
ہوئی پیشم حیرت وہ آشفہ سر

لکھی تہا تہ لعل کے کئے اسے وا  
یہ کیا مورا حیرتا حیرتا

کہ یہ نارسیدہ رسیدہ ہوئی  
کیا ننگ و ناموس تاراج ہائے  
گمراہی کو داغ سیا ہی لگا  
اسی مشورت کا کیا اہتمام  
بہ چارہ تو وہ تھی رشک ماہ  
ہر اک اوس کا خواہاں و شائق تھا  
کسی نے جو بھیجا پیام رسول  
کیا جلد شادی کا بس اہتمام  
غرض خوف رسوائی پر کر غفلت  
ہوئی شادی تو اوس کو خست کیا  
ہوئی دو نو کو بس جدا فی انصیب  
پڑا غافل صاحب پرکھ ملا ل  
مگر کیا کرے وہ کہ مجبور تھی

غضب ہو گیا شوخ دید ہوئی  
ہوئے ہم ملامت کے آماج ہائے  
بس اب اوس کو کر دیجیے کہ خدا  
اسی نظم کا ہو گیا انتظام  
اور اوس پر وہ جو بن کا عالم کہ وہا  
کہ حسن اوس کا مشہور آفاق تھا  
کہا اوس کی مادر نے لفظ قبول  
سجدے کہ فوراً کیا انصرام  
دیا بیاہ اوس کو سعاد و لذت  
گئی گریں شوہر کے وہ خوش تھا  
ہوا کامیاب اوس پر ہی سے قریب  
اور اوس پر ہی اندوہ و رنج و دبا  
وے و لیں وقت سے رنجور ہی

اور ہر خان صاحب بحال حیرن  
غیب و روز بے تاب اندوہ گریں

غم دل کے افسراط سے زار زار	فراق دل آرام سے بے قرار
باہ و فغان رہتے تھے تلخ کام	سو گاہ اور نیم شب کو بدمام
اوٹا ہاتھ بانگسار و نیاز	جناب خدائین بے حد عجز و آزار
یہ کہتے تھے اسی سامع ہر دعا	فغان و الم کر کے صبح و مسامحہ
بحق محمد علیہ السلام	مری عرض سن لے خدای اتمام
مجھے وصل و لہر سے مسرور کر	زمانہ جدائی کا اب دور کر
دعا مانگتے تھے باہ و فغان	اسطرح رورو کے وہ تفتہ جان
کہ وہ آہ و زاری موثر ہوئی	اسطرح مدت اک آخر ہوئی
مجیب دعا اور غفور الرحیم	خدا سے دو عالم ہے بے شک کریم
بے حد انکسار و بے جزور جاہد	کرے اس کی درگاہ میں جو دعا
کہ نام اس کا ہے اکرم الاکر میں	تو بے شبہ وہ ارحم الراحمین
ہم ساز ارباب متفرقین	مجیب دعا ہی ہمہ سالکین
بلا ریب کرتا ہے حاجت روا	پذیرا خرمینوں کی کر کے دعا
اور آشوب عالم میں پیدا ہوا	جو سال بہتر ہو اور فنا
وہ گویا کہ پیدا مجھ سے ہوا	عرض خیر کا یہ زمانہ ہوا

جو عشق  
ہم کے آمدن معشوق پیش عاشق و حکایت کردن عاشق  
ہوا گرم بازار جنگ و جدال

<p>             ہووا باغیوں کا عروج تمام ہو              شریک او نہیں یک بار جایا کر ہوا              وہ جو ہر حسام قضا کا ہوا              بیان آئی مرنے کی او سکے خبر              بصد آہ و زاری برنج اشد              بیاطن ہوئی شاد دل ایک بار              لے آئی گہرا پنے باہ و بکاہ              کہ آئی مین اب برسبیل مراد              لگی کہنے ہو مان سے اندوہ گین              کہ بے شوہری کا الم ہے غضب              کہ بے شوہری کا دیا جھکو داغ              جو تہا زندگی کا سہارا گیا              مرا صبر بے وارثی کو دو گیا              تو کھدے کہ اب دل مین ہی تری گیا         </p>	<p>             دلہن باغ عالم مین فی خاص و عام              نہالی کا شوہر ہی با صد رجا              قضا را بکلم قضاے خدا              ہوا قتل جدم وہ آشفقہ سر              خبر مرگ شوہر کی کر گوش زد              بظاہر نہالی ہوئی سو گوار              پس مرگ و اما دمان او سکی جا              ہوئی وہ تو دلین نہایت ہی شاد              پس از چند عرصہ وہ رہے حسین              مین پیوہ ہوئی مجھ پہ ہاک تعب              کیا باد غم نے مرا گل چراغ              مرے سر کا وارث تو مارا گیا              جوانی یہ کیونکر سہ ہو دیگی              نشئی بہت کر کے مان نے کہا         </p>
----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

تو بسین خوشی ہو وہ منظور ہے	تو آرام دل آنکھ کا نور ہے
نہانی نے سنکر یہ مان سے کہا	کہوں کیا بین اتنی سہ میگو حیا
گر مشفقانہ سنو تو کہوں	جو ہے راز دل اپنا ظاہر کروں
کہا مان نے قریان کہ اتنا حال	جو کچھ دلیں ہو دے رہا تے کمال
تو پھر انفعالات وہ حلیہ ساز	لگی مان سے کر نیکی افشامی راز
کہ اسی مادر شفقت مہربان	سن اب گوش دے مر تو میان
فلان شخص مشہور ہے جو بیان	مغز ہے مابین خورد و کلان
اوسکی محبت کا ہے دل میں جوش	برا ہے مرے سر میں شور و خروش
میں مدت سے اوسکی طلب گار ہوں	اوسکی بلا میں گرفتار ہوں
اوسی سے میں بدنام و رسوا ہوئی	اوس پر میری جان ہشید اہوئی
زمانہ ہوا اوسپہ مائل ہوئے	گرفتار عشق ادا کمل ہوئے
بس اب زلیست حق میں مرے رہا	محبت اوس علامہ کی قمر ہے
امی امان بحدے یہ ہے میرا حال	نہیں نیست ممکن بغیر از وصال
یہ کہ مگر لگی رونے وہ بقرار	بند ہا اوسکی آنکھوں سے اشکونگار
سنا جب وہ احوال مان نے تمام	اور اس طرح دیکھا اوسے تلخ کام

تو سمجھی کہ یہ اوسکی از جان و دل	سے آشفۃ الفتن متصل
اسے روکنا اب مناسب نہیں	نہیں تو یہ ہے جان اندوہ گین
بلاشبہ رسوائی کو ایک بار	کر لگی یہ بے تنگ مو آشکار
بس اب چاہیے اسکو کتنا بھی	تو کرو کہ ہو حسین تیری خوشی
بھی سوچ کر اوسکو بے اختیار	یہ بولی دیا تھمکو بے اختیار
جو تیری خوشی ہے وہ میری خوشی	بھی گر ہے منظور تیری خوشی
نہالی یہ سن لفظ تیری خوشی	نہایت ہی خوش ہو کے فوراً اوٹھی
گلے سے لپٹ مانگے اور کر کے پیار	روانہ ہوئی شاد دل سوئے یار
ملی جا کے اوس اپنے شقائق سے	لگی کئے ای یار جاتی مرے
وہ شوہر تو میرا بچکم قضا	غدر میں کہیں جا کے مارا گیا
اور اب میری مان نے مجھے ایکبار	مرے نفس کا دے دیا اختیار
ہوں اب جان و دسمین تیری کنیز	تو ہے جان سے مہمک و افزون عزیز
بس اوسوقت خانگاہوں حال کیا	و فور خوشی سے جو عالم ہوا
کہ جوش سرت میں بے ہوش تے	غم دین و دنیا فراموش تے
غرض وہ لگے رہنے یا ہم دھام	بجوش سرت زبیں شاد کام

رفقن حاجی صاحب نزل ولایت علی صاحب کے

میر عشق

یہ کسک فسانہ کیا احتتام پہ اوس سے ہوئے اسطرح حکلام

کہ ہوتا ہے یہ خوش وقاؤن کا طور	اونہیں حال عشاق پر شرط غور
ولیکن یہ کہہ راست اب دلربا	ترا غم کیا ہے براے خدا
لگی کئے وہ امی حبیب میم	جو کچھ تم کو اوس پہن سقیم
وے ہونہیں پانڈنا موس ونگ	کہ بدنامی مجھ کو کرے گی تنگ
مرے گھر کے لوگ اوس بھل ذات	کرین گے مرا تلخ لطف حیات
وے ایک دیتی ہوں تھک صلاح	کر وہ تو شاید کہ ہو وے فلاح
کہا حاجی صاحب نے فرمائیے	وہ نذیر اب جلد بتلائیے

رفقن حاجی صاحب حسب گفتن معشوق  
نزدیک ولایت علی صاحب

لگی کئے ہے بیانہ اک پر فنون	رہ و رسم ہر امر کار ہمنون
خرد مند پر کمن سال ہے	ستودہ صفات و خوش اقوال ہے
جان دیدہ ہے اور دانائے دہر	کہ اوس سا بھی کم ہو گا زیر سپر
ہے عمر او کی اسی برس کے قریب	پسندیدہ عادات اور خوش نصیب

ولایت علی اوس کا مشہور نام بیان اوس سے واقف ہیں بہ خاطر علم

# ولایت علی صاب



وہ بازار از بسکہ معمور ہے

محلہ جو مشوارہ مشہور ہے

ہے رہتا ہے اونہیں وہ روشن دان

وہاں پیرت شمال اک مکان

فن اوں کا نہایت خوش انداز ہے

رقومیں وہ مشہور و ممتاز ہے

ہیں آگاہ اوس سے ہی پر خوان

ہے وہ اپنے فن میں حیدر مان

کہو حال سب اپنا مالا کلام

ملو اوس سے تم جاگی اسی نیکنام

جو تہکاوے تدبیر وہ تم کرو

پہر اوس میں غرض مشورت اوس سے

نہ فرق اوس میں ہو گا کہی نہ نہیں

تو ہو دے گا سہو و انجام کار



لائی شہنشاہی صاحب ہدایت علی صاحب ۷۹  
 یہ کہہ کر کہا اب سبھی دستاں جو عشق

کہ تاخیر حقین مرے زہر ہے	تختِ قیامت ہے اور قمر ہے
وے وہ جو بتلاوے تدبیر کار	وہ کہو بچو مجھ تم آشکار
یہ کہہ کر اوپر وہ تو رخصت ہوئی	ادھر اچھ تازہ مصیبت ہوئی
چلے پتھرا لہ ہٹوا لڑے کو	پریشان خاطر ہو وہ چارہ جو
گئے اوس مکان پر بدو الیم	ولایت علی تھے جہان پر مقیم
ٹے اونے باصد تپاک و نیاز	لگے بعد کہنے کہ بندہ نواز
مری عرض ہے اوسکو سن لیجیے	اور اوسین مجھے مشورت دیجیے
ہوے وہ مخاطب توقعہ تمام	سنا کہ کہا بس اب ہی خوش مقام
خدا کے لیے اسین اب دو صلاح	کہ جس سے نمایاں ہو کل فلاح
سب احوال سن کر وہ ہانک و آہ	لگے کہنے امی تفتہ دل نیک خواہ
عین خود اس بلا میں گرفتار ہوں	اسی درد کا میں ہی بیمار ہوں
عین کیا ٹکودون مشورت مہربان	مری تم ہی سنلو ذرا داستان
یہ کہہ کر دل تمام کرا ایک بار	لگے کہنے ہو مضطر بہ قرار

بیان ولایت علی صاحب از زبان خویش

وہ خیر و نکاح ہے سسکن خوش مقام

ہے بیان اک مکان دائرہ اوسکا نام

اواناز اوسکا قیامت نشان

اوی قوم میں ایک ہی دستان

نہیں لینے سکتا ہوں خانہ خراب

میں نام اوسکا از جو شش اضطراب

ترے رو برو کرتا ہوں تیکسکار

ولیکن حروف تھی سے یار

الف اوسپہ تنوین ای دل دو نیم

الف بعدہ میم الف اور میم

غم بحر میں سور و صدر بلا

میں اوسپر دل وجاں سے ہوں تلبلا

ہوں مانند سیاب پر اضطراب

نہیں ایک لمحہ ہے مجھ کو قرار

اوسیکے غم ہیر میں ایک دم

اوسیکے عشق میں ای پیرالم

خرو اور دانائی ہی نیک نام

شکلب و توانائی سیری تمام

گیے مطلقا بے وفا ہو گئے

سبھی مجھے بس کج ادا ہو گئے

لگے لوگ ہنسے مری شان پر

بس اس حد کا صدمہ ہوا جان پر

زمانے نے مجھ کو کہا بے حیا

مجھ سے گئی میری مشہم و حیا

ہوئی جاتی ہے غم میں بس

اسی میں گیا اک زمانہ گذر

نہر کہ مشورت کی اب امید تو

وہو نچا دلے اب تک اسید کو

ہوئے اور بیتاب و آشفہ حال

کئے حاجی صاحب نے جیب یہ مقال

دھل سہ دلدار و درشتی عشق فتن یکہ نظر ۸۱  
 چاند برق طہیدہ ہوسے ۱۱۱

غبارے کی صورت اوٹتے جو شین	لیے شاہد غم کو آغوش میں
یہ شفقہ حالی مکان پر مرے	بس اکبار اگر یہ کہنے لگے
کہ ای شفق ماحزنیاں نصیر	اجاے مہوم کے دستگیر
بس لب جال میر بہت تنگ ہے	مرا اب تو مرنے پر انگ ہے
بس لب جلد لالو کو بلو ایٹے	دل آرام سے جھکو بلو ایٹے
یہ کہہ رہے تھے وہ شفقہ جان	کہ کہیں وہ لالو ہی آیا دھان
اوسے دیکھتے ہی ہوت ہونزار	لگے کہنے ای مونس غمگسار
برای خدا مہربان جلد جا	اور اوس آفت جان کو ہمراہ لا

ملاقات دلدار و بعد از ان در عشق حقیقی روائت  
 شدن یکہ معظمہ

منی از خوان ساقیا دے مجھے	تجلی کا جلوہ دکھا دے مجھے
شراب دو سالہ پلا دے مجھے	مہ چارہ سے ملا دے مجھے
نشے میں لب ایسا چکا دے مجھے	دو عالم سے بنجو دبا دے مجھے
ابے پیغام براب میرے خدا	ذرا اوس سے اکدم ملا دے مجھے

زیادہ نہیں اور کچھ آرزو .....  
ذرا پاس او سے ملتا دے مجھے

نقطہ دیکھنے کا طلب گار ہوں

نجو بی او سے تو دو کما دے مجھے

فزون تر ہے یہ آرزو سے نصیر

سے ارغوان ساقیادے مجھے

پیامی پلا جلد لانے او سے

گیا بغیر لالو بلانے او سے

جو وقت کا تار ختم دل پر کمال

تو آرزو وہ کیا نہ لگا اند مال

جو دل پر تے سوز جلائیے داغ

ہوئے جلوہ افروز نسل چراغ

ریخ زرد گون ہو گیا لالہ گون

لگا ہونے نصبت طلب بس جنون

زمانہ جو تھا فرقت یا رکا۔

وہ نصبت طلب آ کے ہونے لگا

شکایت سکون آ کے حاضر ہوا

کما جمع خاطر نے یا مر صبا

یہ اوسان بولا کہ ہر وقت نیک

کما ہوش نے اسلام علیک

گیا لالو بے تاب خاطر دہان

کیا جا کے سب حال دس سے بیان

کما اب مناسب ہے جلدی جلو

نہ تاخیر کو مطلقا راہ دو

بہت ناشکیبا ہے وہ دل نگار

کہ اب ہو رہا ہے قصا سے دوچار

وہ ستمی احوال عاشق تباہ

معاذ سے اک کھینچ کر گرم آہ۔

ہو سے جلد پیغام آور کے ساتھ

چلے وہاں سے ملتے ہوئے اپنے ہاتھ

وہ آئی جب اوس اپنے شیدا کے پاس	غرض یہ کہ وہ پر غم و رنج و یاس
تن زار میں آئی تاب و توان	معاویکہ دلداد کو یک زمان
ٹپ کر بانید برق ایک بار	وہ شیدا کی صادق دل تفتہ زار
گل باغ خوبی خوش اسلوب کے	گلے سے لپٹ اپنے محبوب کے
لگا بوسے میں لینے خسار کے	تصدق ہوا اوس پری وار کے
لگا اوس پہ ہونے فدا بار بار	لگا کتنے تجھ پرین بیل نثار
لگا اوس پر کیے قدم چومنے	لگا گرد پر و اندھ سان گھونٹنے
بجدے اتم ہو گیا شاد کام	غرض آخرش بعد مالا کلام
بیان کی دل آرام کے رو بہ	ولایت علی کی وہ سب گفتگو
مفضل بیان وار جملہ کھا	پہر احوال اپنے دل زار کا
کھا اوس پری وار سے راست راست	بشارت کا یہی حال ہے کم و کاست
خلاف شریعت ہے مجھ پر حرام	اور آخر کیا یہ تمام کلام...
ہے مانند حکم الہی مجھے	جو ارشاد ہی خمیب شاہی مجھے
نہیں اوس سے تاب و مجال گزیر	نہیں اوس سے مجھ کو خیال گزیر
ہوا حسب و نحوہ میں شاد کام	ہری سب تمنا بر آئی تمام

دل پر دلدار حقیقی عشق میں جگر منظر  
اور اپنی طرف یوں محال ہے ہوا

۸۴

یہ کہ ادس کو الفصہ رخصت کیا

نہم صا کہ یہ غور کا ہے مقام  
حقیقی میں ٹپٹ ہے کہ سقد  
حقیقی کا حاصل کرب و انقا  
حقیقی کو تا انتہا ہے کمال  
ہوئے عین اندر سے بروی کار  
ہوئے عارفونین یہ حاصل کلام  
روانہ ہوئے سوئے بیت الحرام  
ہدایت کرے جسکی رب قدیر  
یہ بے شبہ ہے اور بلا کم و کاست  
وے شوق کا سلسلہ ہو دراز  
مجازی ہی ہو لیک ای نیک خو  
تو غالب ہے نیک او کا انجام ہو  
حقیقی ہی ہو تو نہ سب و کچھ

اے دل بیان چاہیے غور تمام  
مجازی میں جیلطہ ہو اسقدر  
مجازی کا تو تو نے چکھنا ترا  
سبب کہ مجازی کو آخر زوال  
تصور یہ کر دل میں بس استوار  
ہو آمادہ بالانجزم و و شیک نام  
کہ احباب کو رخصت نہ سلام  
یہ قول نہ لگان ہے شیک نہیں  
رہے کچھ سے آجاوے براہ راست  
حقیقت کا زینہ ہے عشق مجاز  
نو تو نہ نوڈر حقیقی تھو  
جو ہو پختہ ہو عشق ناخام ہو  
وہ کرام ہے تو نہیں سود کچھ  
کہ تحساجی صاحب کو عشق مجاز

وے جوش کامل سے تہا سوز و ساز

تو عشق حقیقی ہوا دوست گیر  
ہوئے مثل حقیقین وہ رہ پذیر  
ہوئی بسطرح او کی حاملہ راہ  
اسی طرح پاوی ہر اک دل سرآمد

## خاتمہ کتاب

ہزاران سپاس خدای پرین  
ہوا خستہ یہ قصہ دل پذیر  
تھی گو مجھ کو از بس عدم و صفتی  
نہیں شاعری میں مجھے کچھ تمیز  
لکھا ہر طرح سے برا یا بدلا  
وئے لشکر انزویہ ہے بار بار  
مری یاد وہ گوئی بفضل خدا  
جو اوستاد میں میرے غلط تباہ  
علاوہ جو میں کہہ دان سخن  
اب اوں سکی خدمت میں باجرتام  
جہان اسمین و کمین مقام خطا  
یہ اولی و انتہی ہے اصلاحین

وہ جان آفرین و جہان آفرین  
بفضل خدا کے بشیر و نذیر  
وئے شوق احباب سے ختم کی  
نہیں علم مجھ کو کہ یہ کیا ہے چیز  
نواب اسمین ہے یا کہ غالب خطا  
میں اس عون خالق پر و نثار  
ہوئی نیک اسخام صدر مرصا  
ہوئی او کی اصلاح سے کامیاب  
سخن پرور و نکتہ خوان سخن  
مری دست بستہ یہ ہی عرض عام  
تو اس جا پہ از راہ لطف و عطا  
نہیں تو وہاں عیب پوشی کریں

کیا اب بھان میں نے ختم کلام  
بحق محمد علیہ السلام

قطعه تاریخ شہنوی جوہر عشق سن تاریخ فکر صفت سب نعمت و تحریب

خدا  
سب  
راز  
نہایت  
است

کیوں نصیر این چشم دل و کیا ابتدا پر ہی تو نے غور کیا عشق ناز و نیاز کا سے مقام شہنوی کا شفت اشدیقہ ہے حسن کا احترام و کید لیا فکر تاریخ بے ہوئی محکو سنت ہی نیک کام دے لے لے لے	تو نے کیا عشق کا مقام ہے یہ جس کا انجام و انصرام ہے یہ واقعی منزل سلام ہے یہ واقعی ہے کہ جم کا جام ہے یہ عشق صادق کا احتشام ہے یہ طبع بولی کہ نیک کام ہے یہ دے دے عشق بے کلام ہے یہ
---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

و

ہاں فکر تو گلمای مضامین کی دکھا دے ہو تھو کو مذاق سخن و نظم سے بہرہ ہاں اہل تمنا و نیاز آئیے اس جا ہاں سلطنت آرا سی خون فرق پیکہ تاج ہاں حسن پر ستورہ غور کرو غور آغاز کا انجام ہو انیک سر انجام	ارباب معانی کو بہار چمن عشق ہاں طبع سدا دے او نہیں ذکر و تم عشق باصدق و معانی یہ ہے انجمن عشق اور زیب بدن اپنے کرب پر چمن عشق اسمین نظر آتے ہیں زمین و زمین عشق اب بیکے اسے آکے کوئی معنی عشق
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------



فی الواقعی یہ قنوی لہجہ ہوتی ہے	کل راست ہر احوال ہی ہر جان و جنش
تاریخ ہی اب بے بدلہ یہ لکھ دے	تو کر کے دکھا سکے عروج کمن عشق
مدت سے تمنا جو یہ تھی میری برائی	احوال کو کھلواؤ نہیں تازہ چمن عشق

قطعة تاریخ از ترسرت

ناظرین کیون تم نے دیکھا کس قدر ہر سر بلند	ہاں فلک آفاق میں یہ شور عالم گیر عشق
کیا مجازی میں حقیقی نے کیا نظم و نسق	لیک ہو بانجور تو یہ ہوتی ہے تاثیر عشق
ایک دم میں کرتی ہو بے سماع عشاق کو	صاف جس عالم میں ہوتی ہو علم شمع عشق
ابتداء سے آج تک مشہور ہے آفاق میں	سیکڑوں عاشق ہوئے ہیں جو ہر شمع عشق
صورت غریب کرتا ہے دل عشاق کو	ایک ہی لمحے میں مطلق بیگان یہ یہ عشق
یہ وہ ہی مہیا جبکہ ایک عالم صید ہے	کو مناد دل ہے نہیں جو وہ ہوا نچ عشق
ایک ہی جلوہ دکھا کر حسن کا کرتا ہے زار	سننے آئے ہو غریب و حیلہ تنز و عیش عشق
کشتی دکھا اپنا کرتا ہے فوراً ہی سریر	غالباً یہ نوجوانان جہان کو یہ عشق
یہ وہ دولت ہو وہ منصب ہو کہ جس کے واسطے	بادشاہ ہفت کشور ہوئے ہیں تسخیر عشق
تاج تاریخی قلم و اسکا دشت و کوہ سار	عاشقوں کو ملتی ہے یہ منصب و جاگیر عشق
قنوی یہ حال صادق و راز کی ہے پہر	کیون نہو عاشق دلوں کے واسطے بزم عشق

اسکو مرآتِ جمالِ عشق کیسے تو بجا  
میں دکھاتا ہوں تہین لو دیکھو تصویرِ عشق

ولہ

از بزمِ

<p>دست ہوا اسپین گوشہ دامنِ عشق چو گلی جکوزِ زخمش دامنِ عشق چیدہ مضامین سے بچھستانِ عشق دیکھ لو ہے سقدِ قدرت و امکانِ عشق ہاتھ میں اجالکا حبیب و گریبانِ عشق ہے یہ فناءِ نصیر سلسلہِ خیابانِ عشق تو نے بنایا نصیر اسکو دبستانِ عشق تو نے کھلایا نصیر تازہ گلستانِ عشق دلین کٹکٹے لگی کاوشِ شرکانِ عشق حیکم ہوئی موجزنِ بخششِ طوفانِ عشق مجھے یہ کہنے لگی فکرِ عنوانِ عشق واہ ہوا ہے یہ کیا سبز خیابانِ عشق اوہ میں کراؤں تھار تو جو کہ ہوشیاری عشق</p>	<p>کیا اوسے لڑنے سے جسے لیا شوق سے نچتے شہرہ سمان ہو گیا ورنہ گمان دیکھ لو ہے شہرِ بے باول و آخر تمام واقعی میں رہا ہے حال ہی تازہ ہے یہ فرق نہیں جو اسے غور سے دیکھتے تو بس سیر جو اسکی کرسے دلین ہو پیدا خروش کہ کہیں قسین ہوں آئینِ تلمذِ نیر اس میں شگفتہ ہیں کیا پھول مضامین کے میں نے جو دیکھا اسے اور کیا خوض کچھ شور و فراہو گیا دل مرادِ ریاضِ غلط فکر میں تاریخ کے حبیب میں ہوا سرِ بحیب کر کے قلمِ فرق آؤ کہہ سے یہ مصرعہ معاً دوسری تاریخ ہی سب سرائیش لکھ</p>
--------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

از بزمِ

دیکھ لو تم ہے یہ وہ غنہ دوران عشق	سختی پر خدیجہ کو بس عاشق مزاج
وہ صحن میں عاشق کو لکھ اباسی بخندان عشق	اور ہی تاریخ یہ قصیدہ و قصہ حب
ہو گیا محنون وہ اک طفل بہستان عشق	عشق نرا مہیا اور پرتی بے غرض

از نتائج طبع صفایہ و فکر مرآت نظیر نکتہ دان و قائل سخن و  
رموز شناس حقائق عشق خوش طبع خوش فہم  
ملا عبد السبحان صاحب تخلص سبلاست شاگرد حضرت بہت

دیکھ لو اسین نظر آجائے گی تصویر عشق	ناظرین یہ شنوی اک واقعی آئینہ ہے
ابتداء سے اعتدالک اسین ہے تقریر عشق	یا کہ یہ دقت عشق حقیقی و مجاز
ابنیں لازم ہے اسکو و یکسر نگر عشق	تلازہ قصہ راست انوائ اسین ہو مرتابیا
اس سبب نام تاریخی ہی ہے تحریر عشق	عشق کا قصہ فساد عشق کا احوال حال
دیکھ لی آنگھون سے تمنہ شہرت و شہر عشق	کستہ رشور عاشق کو کیا آفاق مین
واہ کیا تو نے رقم کی منزل و تو میر عشق	امی نصیر عاشق مزاج مر حیا و صبا
واقعی مین یہ ہوئی ہوا بیان عشق	از لر اسید کی تاریخ اسکی یون رقم

ظہور نتائج فکر کامل و طبع لطیف سخت دان عالی مزاج و نکتہ شناس  
خوش فہم ذی عقل و خرد واقف نکات نیک و بد مہر مای بہر حال

مصنف خاکسار جناب غرت و عظمت مآب ذات مہربت آیات  
 حضرت معین الدین صاحب مشائخ زاوہ عالی خاندان والا و دومان  
 تخلص عاصی دام برکاتہ

۱۰

مرحبا جادو بیان شیرین زبان رنگین کلام سوز و ساز جانہ ہی کی کیا ہی خوش تقریر ہے	حبذا ای ذی فصاحت ہم بلاغت و شگاہ کیا عبارت پر لطافت کیا مضامین کا نیاہ
تازہ قصہ خوش فسانہ کیا عشق خیر ہے عشقیہ اور حالیہ مضمون ہے ہر جا رقم	کیا کہانی عمدہ حسن و عشق کی رسم اور راہ ضعیفین و دلوں میں سہیں مشک و اشتباہ
اور ہر سچی حکایت ہے کلام و گفت گو ابتداء سے انتہا تک پر فصاحت ہے تمام	کہ کہیں ہو داہ وادہ اور کہیں ہے آہ آد واقعی کتنا ہونہیں ایہ کا خالق ہے گواہ
قلب عاشق سے تیرے ہی اسکی بیان کی ہر رقم از نیجہ فکر عالی و ذہن وافی روز آگاہ	کیا عجائب استان عاشق صادق و خواہ از نیجہ فکر عالی و ذہن وافی روز آگاہ

از نیجہ فکر عالی و ذہن وافی روز آگاہ عشق و نکتہ رس سخن لطیف المزاج  
 روشن روان جناب قبلہ انجی العظامی مصنف عشقی حافظ الدین  
 خان صاحب تخلص حافظ دام ظلہ

یہ قصہ عجیب و غریب اور تازہ تر نقش و نگار نہ مضمون سے ہے مقال	افسانہ عشق کا نچلاد افعی ہے یہ لاشکر یہ عشق کی صورت گری ہے یہ
------------------------------------------------------------------	------------------------------------------------------------------

جو اسکو دیکھنے کوئے عجب دل لگی ہے یہ	ہندس عجیب اور ہے ترکیب ہی غریب
یا رشک جو رشک کہ رشک پر ہی ہے یہ	رشک بہار رشک چمن کہے تو بجا
فی الواقعی کتاب عجب ہوئی ہے یہ	طرز صفا فصاحت اقوال سے غرض
الفاظ شستہ عمد عبارت گری ہے یہ	احوال راست رہت ہے بیکارست اور کم
دلکش بیان فصیح ہے بکلیہ مثنوی ہے یہ	تاریخ اس فائدہ شیریں کی ہو یہی

قطوعہ تاریخ طبع زاد جناب لیاقت مآب صافی ذہن عالی فہم  
ذی فصاحت و بلاغت بہائی صاحب منشی امیر الدین  
خان تخلص نکمت شاگرد سرت دامتھا فاقہ

بیان امین ہے واقعی واقعی	یہ تازہ فائدہ ہے اور راست رہت
میرا ہے از لوٹ آلودگی ....	مجازی حقیقی سے توام ہے اب
اشارات الفاظی و معنوی ..	نہیں اسین احوال کوئی فضول
نصائین میں ہے لطافت بہری	بہار گلستان عشق و سخن
صفا کی عبارت میں ہے پردی	نکات و اشارات سے پر ہے یہ
ہے فکر تاریخ حب فکر کی	کما طبع نے مجھے ای سے عجیب
یہ آفتاب عشق ہے مثنوی	عقوبہ فرق اندیشہ کند ہی معاً

تاریخ طبع زاوہر اور غریبہ القدر گرامی عشق راحت جان منشی احمد زمان

یہ آئینہ جلوہ عشق ہے...	نہ کیونکر کہیں ہم اسے دل نہ پر
عبارت ہے رنگین توشیرین بیان	سحانی دل آویر و دشمن خمیر
یہ ہر گدشت صداقت آب	فصاحت سے منلو ہے اسکا خمیر
فنا عشق کا ہے تازہ تر...	ہو ایہ نہیں کچھ زمانہ پذیر...
یہ بے لوث احوال سب پاک ہے	تہیں آہیں آلودگی جاگزین
خوش آواز تاریخ میں اسکی اب	زبان قلم پر ہی ہے یہ صبر سیر
سرد دل سے تاریخ ہے یہ رقم	عجیب دل ریا شنوی ہے نصیر

تاریخ از فکر اور بجاں برابر بلکہ از جان بہتر  
و خوشتر نیک آوان منشی محمد زمان تخلص برق

منوی دلربا ہے یہ عجیب و غریب	تازہ ہے احوال حال و صداقت نشان
عہد عبارت ہے اور طریقی ہے دلربا	اول و آخر تمام ہے ایہ زبسن لستان
تلم کے پر ایہ میں خوب یہ تہذیب ہے	صحت الفاظ سے یکہ ہے شہ زبان
قصہ دل چسپ ہے پاک فائدہ ہے یہ	حال شنیدہ نہیں دیدہ ہے حجاب بیان
دیکھتے ہیں جو اسے اہل مذاق و سخن	کتے ہیں بے دریغ شک عہد ہے یہ استکان

راست مقالات سے بہک رہے معلوم تمام  
اس میں نہیں ہے ذرا کذب کا وہم و گمان  
فکر میں تاریخ کے طبع سے عجیب کما  
کد سے فائدہ ہے نظم فصیح البیان

تصویر مع تاریخ طبع از اجازت شمس عبد الحمید صاحب  
ناظم محکمۂ نو بہدار می حضور دربار و ہزار



عجیب مثنوی ہے یہ دلکش بیان	عجیب قصہ ہے دلستان دل پذیر
عجیب تازہ احوال ہے عشق کا	عجیب داستان ہے عذیم النظر
عجیب حال ہے راست بے کم و کاست	عجیب اس سے پیدا ہے مافی الضمیر
عجیب اسمیں ہوزون مضامین ہیں	عجیب پر معافی ہے یہ اسی نصیر
عجیب اسکی رنگیں عبارت ہے واہ	عجیب گفتگو رشک بدرشہ
عجیب طرز و ترکیب بندش عجیب	عجیب عمدہ تصنیف تہذیب گیر
ہوئی ختم جب یہ کہا طبع نے	کتاب اب ہوئی بیعجب <sup>نظر</sup> پر

مارنج طبع زا و جناب منشی رگمناتہ را و صاحب میر منشی  
محکمہ جلیلہ اجنٹی بنویا و متعلقہ سنٹرل انڈیا

یہ قصہ اسے نصیر نیک انجام دے	عجیب دلکش ہے تازہ داستان ہے
منین دخل و رونق اسمیں کسی جا۔	بیان راست ہے اک داستان ہے
یہ ہے آئینہ احوال عاشق...	یہ نظم دل کشا رنگین بیان ہے
بیان واقعی ہے اسمیں واقع...	نشان عاشقان خستہ جان ہے
شگفتہ اسمیں ہے بارغ فصاحت	لطافت کا یہ تازہ بوستان ہے
یہ ہے گلہ سٹہ گل ہائے مضمون	یہ گویا بوستان ہے گلستان ہے



یہ ہے تاریخ اسکی سب سے آہ۔

تاریخ طبع زاد مصدر رعنائیت و کرم جناب مشتاقیہ و نر اوپا جو بی صاحب

یہ قصہ عشق کا ہے تنیک انجام

گذشتہ حال ہے سب راست بے لغو

غلو اغواق سے بھی ہے مقررہ۔۔

نہایت و ترکیب عمدہ

اور شستہ۔۔

سیرت بے \* بیان

یہ ہے تاریخ اسکی بے دل یاس۔

تاریخ از فکر رسا شفق مہربان

تخلص سوسے باشندہ بی بی شاگرد حضرت نرہست

مرجبا اے نصیر صد تحسین

حبذا ای تری صفائی طبع

چشم بد و تازہ تر قصہ بہ بہ

آئین کیا ہی تو نے کام کیا

مثنوی دل کشانی ہے یہ

کیا ہی خوش قلم شاعری ہے یہ

غم تراشی کو دل لگی ہے یہ

راست احوال واقعی ہے یہ

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

جواریش

لکھا اف نہ عشق کا کیا خوب	بشار اللہ کیا ہوں ہے یہ
ہم ٹنڈ ہوں مین ہی اک تیرا	مین نے تارنج اب لکھی ہے یہ
سربان کر جدا سے دیکھو	جو چھ عشق شنوئی ہے یہ
غزل در بیان حضرت عشق سن تصنیف ناقص و تمام نثر بہت	
غزل	

گیسے مجھے غلبہ ہوں نہیں غزل خوان عشق	مجھ کو ملا ہے خطاب افسر رخاں عشق
جو چین نبر ہے مجھ کو وہ ہے خوان عشق	بو قلمون گل مجھے نعمت ہو ان عشق
ہے مری ہر آہ سرد اک مدہ تابان عشق	اور دم گرم ہے ہر درخشاں عشق
جو کہ ہے صوای خار مجھ کو وہ ہے خوان عشق	بو قلمون درد و غم نعمت ہو ان عشق
عشق مرا جان و تن او میں تن و جان عشق	عشق مرا دین و دل او میں ایمان عشق
قتل کری گریجے خنجر بران عشق	میں کہوں بخوش نصیب ہیں ہو تو بران عشق
حسن جب کہ تہن ہے وہی وہ کان عشق	رنج و الم درد و غم ہے ہی سامان عشق
عشق مرا نیاں اور مین مہمان عشق	عشق مرا صبح خوان او میں ثنا خوان عشق
جب نظر آیا کوئی ہے سر و سامان عشق	مجھ کو لگے سوئے سیکڑوں عنوان عشق
جب ہوا شفتہ سر یہ تر او مشت نذر	ساتھ جلو میں ہوا لشکر طفلان عشق

گل کی طرح زخم دل کسل گئے بس ایک بار  
 اس سے نرا لیتا مون در دکا میں مہم  
 شعلہ دہن سے سرے سیکڑوں میں سر بلند  
 کسلے حیرن میں کروں اب ہمدون  
 کو پچھو عشق میں جب ہو امیرا گزار  
 کہ نہ ہو ریا دامن دلدار تک  
 وہ مری تو قریبے مجھ شہ جنوں کے طفیل  
 جوش آوارگی تجھ سے یہ غرت ملی  
 آبد بانی کا میں کیوں کہ نہ قربان ہوں  
 اب یہی آتا ہے بس دل میں سرے دوستو  
 شہرہ آفاق میں ایک میں کتابوں صاف  
 جوش جنوں کے طفیل شرف سے زنگرب تک  
 قدر و شرف کا میں کیا کروں تم سے بیان  
 جیکہ ہے احمد حبیب اور ہے عاشق خدا  
 نہ ہریت دل نہ تہ کا قول یہ سے ہمدون

باد بھاری ہوئی جنبش دامن عشق  
 ہے مزار خیم جگر جھکو تکد ان عشق  
 جھکو کیا چاہیے سر و چرخان عشق  
 داغوں سے سینے میں ہے میرے گلستان عشق  
 صاف نظر آگیا گنج شہیدان عشق  
 پیر توہ ایاتہ ہے اور گریبان عشق  
 کرتے ہیں جبکہ کمر سلام کوہ و بیابان عشق  
 رکھتے ہیں سر زریہ پا کوہ و بیابان عشق  
 ہو گئے ممنون مرے خار و بیابان عشق  
 جا کے پڑ لیجے دامن پر ان عشق  
 کو کہن قویس تھے طفل دبستان عشق  
 سیر القب ہو گیا چاک گریبان عشق  
 عرش خدای کریم کو شک ایوان عشق  
 تب تو ہے شان خدا نزلت و شان عشق  
 کہے مجھ عند لب ہوں من عزت و عشق

## عبارت خاتمہ از صنف

الحمد کہ اس کترین فیض الہیہ میں جو شخص قصیدہ شمس الدین خان متوطن قلعہ الالوانہ اور این ہارن اس قصیدہ کو کہ عاں است  
اور صحیح ہر نو تحریر سے آراستہ کر کے نام کا کاشی جوہر عشق لکھا اس کا جو صاحب ملا خطہ یا عیاں کی جمع میں ہر عاں و نقطہ

## خاتمہ از صنف ہر سخته خاتمہ رشک خاقانی منشی محمد انوار حسین تسلیم سوسا

حمد کا ترادو ادا ہو کہ جسے عشق سپد کیا ہے ملو لہ سے ستنے میں جو عشق کی ہر عین عشق کی ہر سب لایا میں ہر کل لکھیں  
شمع کا پروانہ و زلف چاند پر چو کہو تار کی قری شیدا انشا کیسے لکھیں خاک میں ملا خوشی کی سطر و ذر

نور صبر ایسا کہ باور داشت جگر ایسا کہ باور میر نہ چو چلا ہے اسکا ہر جگہ  
بوجہ وقت سخن کا رہنما رہا ہر بیت سے عشق کی بوائی

اداسے شہنوی نہیں جادو کا ڈکھو سلا ہے المختصر یہ شہنوی مطیع برگزیدہ روزگار منشی نو لکستور صاحب  
مطیع اودہ اخبارین مینے ہی لکھنا مطابق نہ لکھنا لکھری میں چپی ہری کی تصویر ہو کر باہر نکلی فقط

ایسی عمدہ کہیں نہیں ہے کتاب  
تاکہ سب کی ہر بیت ہے ہر عاں عیش

یہ ملی سال طبع کی تاریخ  
جوہر عشق ہے ہر عاں عیش

تاریخ طبع رچیتہ خاتمہ مورخ کامل منشی بگو اندیال عاقل

طبع شدہ شہنوی جوہر عشق  
چون بصدریہ و زینت کامل

کلاک عاقل نوشتہ تاریخ  
جوہر عشق مست و حست دل

ترکہ عالی